عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۱ | ۲۷ربیع الثانی تا ۵رجمادی الاول ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۳تا۳۰رنومبر ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۴۴

بین المدارس تقریری مسابقہ

ختم نبوۃ کانفرنسوں کی بہاریں

معاشرے کے ضرورتمندوں کی خبرگیری

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

وراثت کی تقسیم

س:...... میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے، ہماری دو بیٹیاں ہیں، ان دونوں بچیوں کی پرورش اور تعلیم و تعلم میرے ذمہ ہے۔ میرے شوہر نے ایک فلیٹ خریدا تھا، جس میں ہم رہ رہے ہیں، یہ فلیٹ میرے نام سے خریدا تھا اور مجھے تحفہ دیا تھا، جس کی رجسٹری بھی ہے اور گواہ بھی ہیں، فلیٹ خریدنے کے لئے میرے والد صاحب سے قرضہ لیا تھا جو ابھی دینا باقی ہے۔ میرے شوہر نے دو دکانوں میں سے ایک دکان اپنی مرضی اور خوشی سے مجھے تحفہ میں (گفٹ ڈیڈ) دی ہے، جب رجسٹرار اور وکیل آئے انہوں نے بھی ان سے پوچھا کہ آپ اپنی مرضی سے دے رہے ہیں؟ ان کے بڑے بھائی، میرے والد اور گواہوں نے اس گفٹ ڈیڈ پر دستخط کئے اور نشان انگوٹھے لگائے۔ مرحوم کی دوسری دکان دو سال پہلے بیس لاکھ میں خریدی تھی، یہ دکان خریدنے میں پیسوں کی کمی کی وجہ سے میرا اور میری بیٹیوں کا سونا پونے چار لاکھ روپے کا شامل ہے، لیکن ابھی یہ دکان اوپن لیز پر ہے۔ اس دکان میں کوئی کرایہ دار بیٹھا ہے اور اس کو بھی خالی کروانے کے لئے تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے دینے ہوں گے۔ ایک گاڑی پرانی مہران سوزوکی ہے اور ایک پرانی موٹر سائیکل ہے، اب کیا کرنا ہے؟ موجودہ نقد رقم ۵۷۰۰ روپے ہے۔ مرحوم کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں، میری شادی سے پہلے میرے ساس اور سسر اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اب ان کے بھائی بہن شرعی طور پر اپنا حق مانگ رہے ہیں۔ شوہر کی وصیت تھی کہ بیماری کی وجہ سے نماز، روزے کافی رہ گئے ہیں، ان کا فدیہ بھی ادا کرنا ہے۔ آپ شرعی طور پر بتائیں کہ مرحوم کے بھائی، بہنوں کا حق کس چیز میں بنے گا؟ فلیٹ، پہلی دکان، دوسری دکان، گاڑی، کس میں ان کا حق بنے گا اور کتنا بنے گا؟ تفصیلاً راہنمائی کریں۔

ج:...... اگر یہ سوال نامہ حقائق پر مبنی ہے تو آپ کے مرحوم شوہر نے جو فلیٹ اور دکان آپ کو ہبہ کردی تھی اور آپ نے اس پر قبضہ کرلیا تھا تو یہ دکان اور فلیٹ آپ کی ملکیت میں شمار ہوگا۔ مرحوم کے ترکہ میں شامل نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ دوسری دکان یا اور کوئی چیز جو وقت وفات مرحوم کی ملکیت میں تھی وہ ترکہ کہلائے گی۔ لہٰذا سب سے پہلے مرحوم کے ترکہ میں سے اس کا قرض ادا کیا جائے۔ قرض ادا کرنے کے بعد جو ترکہ باقی بچے اس کے ایک تہائی میں سے مرحوم کی وصیت کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اس کے بعد بیماری کے دوران جو نماز، روزے چھوٹ گئے اور مرحوم نے ان کے فدیہ کی ادائیگی کی وصیت کی ہے تو وہ فدیہ ادا کیا جائے۔ ایک روزہ کا فدیہ، صدقۃ الفطر کے برابر ہے اور ایک نماز کا فدیہ بھی اسی قدر ہے۔ وتر سمیت ایک دن کی چھ نمازیں بنتی ہیں، یہ ساری وصیت ایک تہائی ترکہ کے اندر اندر نافذ ہوگی۔ اس کے بعد بقیہ ترکہ کو ۱۹۲ حصوں میں تقسیم کرکے ۲۴ حصے بیوہ کو اور ۶۴، ۶۴ حصے ہر ایک بیٹی کو اور ۱۰، ۱۰ حصے ہر ایک بھائی کو اور ۵، ۵ حصے ہر ایک بہن کو ملیں گے۔

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

جلد:۴۱ ۲۷؍ربیع الثانی تا ۵؍جمادی الاول ۱۴۴۴ھ، مطابق ۲۳ تا ۳۰؍نومبر ۲۰۲۲ء شمارہ:۴۴

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیراعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

ختم نبوت کانفرنسوں کی بہاریں!	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
معاشرے کے ضرورت مندوں کی خبرگیری	۷	حضرت مولانا زاہد الراشدی
موسم سرما..... اسلامی تعلیمات کی روشنی میں!	۹	مولانا محمد ابوبکر حنفی
’’ختم نبوت‘‘ امت کی آخری پناہ گاہ (۲)	۱۲	مولانا سیّد احمد یوسف بنوری
کل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ (۲)	۱۷	کارگزاری: مولانا کلیم اللہ نعمان
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۰	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مبلغ ختم نبوت مولانا محمد خبیبؒ کی رحلت	۲۵	″ ″ ″ ″
سیّدالعرب حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۲۷	انتخاب: مولانا محمد قاسم، کراچی

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ڈالر

فی شمارہ ۱۵روپے، ششماہی: ۳۵۰روپے، سالانہ: ۷۰۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۱۴

(۴ ؁ نبوت کے واقعات)

ا:... اس سال -اور بقول بعض ۳ ؁ نبوّت میں- حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، اور مکہ میں ان کی تدفین ہوئی، ورقہ لاولد فوت ہوئے، صحیح قول کے مطابق یہ مسلمان تھے، ان کے اسلام کا ذکر ۱ ؁ نبوّت کے ذیل میں گزر چکا ہے۔

۲:... اسی سال اُمّ المؤمنین عائشہ بنتِ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔

۳:... اس سال سے کفارِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعداوت اور مخالفت وعناد کا کھل کر مظاہرہ شروع کردیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذارسانی کے لئے منظّم ہوگئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب ابوطالب کی حمایت حاصل تھی، کفارِ مکہ کا وفد جناب ابوطالب کے پاس گیا اور کہا کہ: ''آپ کے بھتیجے ہمارے دِین کو باطل کہتے ہیں، ہمارے دِین پر نکتہ چینی کرتے ہیں، اور لوگوں کو ہمارے معبودوں کی پرستش سے منع کرتے ہیں، ان سے کہیے کہ وہ اس سے باز آجائیں اور ہمارے دِین کی تائید کریں، اور اگر وہ آپ کی نہ مانیں تو آپ ان کی حمایت سے دست بردار ہوجایئے۔'' یہ سن کر جناب ابوطالب نے کہا: ''میں نہ انہیں باز رکھ سکتا ہوں، نہ ان کی حمایت سے کنارہ کشی کرسکتا ہوں۔'' جناب ابوطالب کا یہ جواب سنا تو کفارِ مکہ اپنا سا منہ لے کر واپس چلے گئے۔

(۵ ؁ نبوت کے واقعات)

ا:... اس سال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے برادرِ اکبر جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اسلامی برادری میں داخل ہوئے، یہ حبشہ کی پہلی ہجرت سے قبل اور اِکتیس آدمیوں کے بعد اسلام لائے (تذکرۃ القاری بحل رجال البخاری، اُسد الغابہ)۔ اور بعض کے بقول یہ ۱ ؁ نبوّت میں اسلام لائے، جیسا کہ پہلے گزرا، یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دس سال بڑے تھے، ان کا سنِ ولادت ۲۰ ؁ میلادِ نبوی ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا سنِ ولادت ۳۰ ؁ میلادِ نبوی ہے، جیسا کہ ۱ ؁ نبوّت کے ذیل میں گزرا۔

۲:... اسی سال ماہِ رجب میں مسلمانوں نے کفار کی ستم رانیوں سے تنگ آکر مکہ چھوڑا اور حبشہ کی طرف ہجرت کی، مسلمانوں کو حبشہ کی طرف دوبار ہجرت کرنا پڑی، پہلی ہجرت میں بارہ مرد اور پانچ عورتیں شامل تھیں، سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ رُقیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر ہجرتِ حبشہ کے قصد سے نکلے، اس لئے وہ سب سے پہلے مہاجر فی سبیل اللہ ہیں۔ مہاجرینِ اوّلین کے اس قافلے میں عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن عوام، مصعب بن عمیر، ابوسلمہ عبداللہ ابن عبدالاسد المخزومی اور ان کی اہلیہ اُمّ سلمہ وغیرہ شریک تھے، رضی اللہ عنہم۔

۳:... اسی سال رمضان المبارک میں حبشہ کی پہلی ہجرت کے بعد اور دُوسری ہجرت سے پہلے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ النجم نازل ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدِ حرام میں اس کی تلاوت فرمائی، قریش کا مجمع تھا، اور مسلم وکافر اور جن وانس سب ہی جمع تھے، جب آیتِ سجدہ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلم وکافر اور جن وانس وتمام حاضرین نے بھی سجدہ کیا، البتہ قریش کے ایک بڈھے اُمیہ بن خلف نے اَزراہِ تکبر سجدہ نہیں کیا، بلکہ کنکریوں کی ایک مٹھی اُٹھا کر پیشانی کو لگائی اور کہا: ''مجھے یہی کافی ہے!'' خدا کی شان دیکھئے کہ اُمیہ بن خلف کے علاوہ جتنے مشرک وہاں موجود تھے اور جنھوں نے سجدہ کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اسلام کا شرف بخشا، مگر اُمیہ بن خلف کو اِسلام کی توفیق نہ ہوئی بلکہ جنگِ بدر میں بحالتِ کفر جہنم رسید ہوا، نعوذ باللہ! صحیح بخاری وغیرہ میں اس کی تفصیل آئی ہے۔ (جاری ہے)

اداریہ   حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

ختم نبوت کانفرنسوں کی بہاریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق کے ساتھ امسال ماہ ستمبر۲۰۲۲ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک بھر میں ختم نبوت کانفرنسوں، سیمیناروں، کنونشنوں، ریلیوں اور آ گاہی پروگرام کے لئے بھرپور محنت کی۔ ذیل میں اس کا مختصر سا نقشہ ملاحظہ فرمائیں:

...... یکم ستمبر ختم نبوت کانفرنس باغ جناح کراچی
...... ۲؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ
...... ۳؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس تہکال پشاور
...... // ختم نبوت کانفرنس خٹک چوک پشاور
...... ۴؍ستمبر ختم نبوت پروگرام گوجرانوالہ
...... // ختم نبوت کانفرنس خزانہ شوگر ملز پشاور
...... // ختم نبوت پروگرام پاکپتن
...... // ختم نبوت کانفرنس ساہیوال
...... ۵؍ستمبر ختم نبوت پروگرام گوجرانوالہ
...... // مشاورتی اجلاس علماء کرام جامعہ اشرفیہ لاہور
...... // ختم نبوت کانفرنس کمیر
...... ۶؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ
...... // ختم نبوت کانفرنس جامعہ اشرفیہ لاہور
...... ۷؍ستمبر سالانہ ختم نبوت کانفرنس قصہ خوانی بازار پشاور
...... // ختم نبوت کنونشن ریلوے جامع مسجد محمود فیصل آباد

...... ۷؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس حافظ آباد
...... ۸؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس جھنگ
...... // ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ
...... // ختم نبوت کانفرنس چارسدہ
...... // ختم نبوت کانفرنس شبقدر
...... // ختم نبوت کانفرنس تنگی
...... ۹؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس ملکوال
...... // ختم نبوت کانفرنس نظام پور پشاور
...... ۱۰؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس بنوں
...... // ختم نبوت کانفرنس لکی مروت
...... // ختم نبوت کانفرنس انجمن اسلامیہ کمپلیکس سیالکوٹ
...... ۱۱؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس حویلیاں
...... // ختم نبوت علماء کنونشن راولپنڈی
...... // ختم نبوت کانفرنس لاوہ ضلع چکوال
...... ۱۲؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس دعولہ (تلہ گنگ)
...... ۱۳؍ستمبر دعوتی پروگرام واہ کینٹ
...... // دعوتی پروگرام حضرو
...... ۱۴؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس میلسی
...... ۱۵؍ستمبر دعوتی پروگرام

ملک بھر میں ختم نبوت ریلیاں:

...... ۷؍ستمبر ختم نبوت موٹر سائیکل ریلی ملتان، دفتر مرکزیہ سے آغاز، خانیوال روڈ رشید آباد پر اختتام

...... ۱۶ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس احمد پور شرقیہ
...... ۱۷ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس اوچ شریف
...... // ختم نبوت کانفرنس حاصل پور
...... // ختم نبوت کانفرنس چک ۶۷ فیروزہ
...... // ختم نبوت کانفرنس مبارک پور
...... ۲۴ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی
...... ۲۵ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس لالہ موسیٰ
...... ۲۹ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس سرگودھا
...... ۳۰ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس مانگا منڈی
...... // ختم نبوت کانفرنس بدین
...... // ختم نبوت کانفرنس چک ۸۷ سرگودھا
...... // ختم نبوت کانفرنس حیدر آباد
...... // ختم نبوت کانفرنس سناواں

ان کانفرنسوں و پروگراموں میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد اور فقیر راقم نے شرکت کی۔ غرض یہ کہ کہیں کوئی بزرگ، کہیں کوئی۔ یوں ایک ماہ میں اہم پروگرام جن میں مرکزی اکابر نے نمائندگی فرمائی اس کی فہرست پیش کی ہے۔ جہاں مقامی جماعتوں اور مبلغین حضرات نے اپنے اپنے طور پر پروگرام کیے انہیں بھی شامل کیا جائے تو صرف ایک ماہ میں سیکڑوں عوامی پروگرام منعقد ہوئے۔

بڑی کانفرنسیں کراچی، ساہیوال، لاہور، سیالکوٹ، پشاور، چارسدہ، بنوں، کوہاٹ، نوشہرہ، راولپنڈی، سرگودھا، جھنگ، لاوہ، حافظ آباد، حاصل پور، اوچ شریف، احمد پور شرقیہ، لالہ موسیٰ، مانگا منڈی، بدین، حیدر آباد تو بہت ہی دلفریب نظاروں کی حامل تھیں۔

اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ایک ہلکی سی اجمالی قلم برداشتہ تبلیغی رپورٹ عرض کی ہے۔ یوں حق تعالیٰ کے کرم سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ بہاول پور، بھلوال، فیصل آباد، چناب نگر کی کانفرنسیں ابھی سر پر ہیں۔ دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ ہم سب کو بیش از بیش خدمت تحفظ ختم نبوت کی توفیق سے سرفراز فرمائیں، آمین!

ذیل میں نشر و اشاعت کے ایک مخصوص شعبہ کی بھی رپورٹ ملاحظہ ہو:

شعبہ نشر و اشاعت:

محاسبۂ قادیانیت کی جلد ۲۵ تک کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے، فالحمدللہ اولاً و آخراً!

☆ ...... احتسابِ قادیانیت کی ساٹھ (۶۰) جلدوں میں کُل شائع شدہ کتب و رسائل: ۷۷۶

☆ ...... محاسبۂ قادیانیت کی پچیس (۲۵) جلدوں میں کُل شائع شدہ کتب و رسائل: ۳۸۱

کل تعداد کتب و رسائل: ۱۱۵۷

☆ ...... احتسابِ قادیانیت ساٹھ (۶۰) جلدوں میں تکرار کے حذف کے بعد تعداد مصنّفین: ۳۴۶

☆ ...... محاسبۂ قادیانیت پچیس (۲۵) جلدوں میں تکرار کے حذف کے بعد تعداد مصنّفین: ۱۸۴

کل تعداد مصنّفین: ۵۳۰

گویا اب تک احتسابِ قادیانیت کی ساٹھ اور محاسبۂ قادیانیت پچیس، کُل ۸۵ جلدوں میں ۵۳۰ مصنّفین کے کُل قدیم و نایاب ۱۱۵۷ کتب و رسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں، الحمدللہ!

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علٰی خیر خلقہٖ سیّدنا محمد وعلٰی آلہ وصحبہٖ اجمعین

معاشرہ کے ضرورت مندوں کی خبر گیری

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

جب معاشرہ میں کچھ لوگ کسی اجتماعی آزمائش کا شکار ہو کر بے سہارا ہو جائیں اور ان کو زندگی کا نظام قائم رکھنے کے لیے امداد و تعاون کی ضرورت پڑ جائے تو ملک کے دیگر شہریوں کو کیا کرنا چاہیے اور ان کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

اس سلسلہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، بخاری شریف میں روایت ہے کہ ایک بار عید الاضحیٰ کے خطبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنے والوں پر یہ پابندی لگا دی کہ تین دن کے بعد کسی کے گھر میں گوشت موجود نہیں رہنا چاہیے، مقصد یہ تھا کہ اپنے لیے ذخیرہ کرنے کی بجائے لوگوں کو کھلا دیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اس ہدایت پر عمل کیا اور تین دن میں گوشت ختم کر دیا۔ اگلے سال عید الاضحیٰ کے موقع پر خطبہ کے دوران کسی نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! کیا پچھلے سال والی پابندی قائم ہے یا ختم ہو گئی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پابندی صرف گزشتہ سال کے لیے تھی، اب وہ باقی نہیں ہے، اس لیے گوشت کھانے اور کھلانے کے ساتھ ذخیرہ بھی کر سکتے ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ سال والی پابندی کی وجہ بیان فرمائی کہ مدینہ منورہ میں کچھ خاندان مہاجرین کے آکر آباد ہوئے تھے جو ضرورت مند تھے اس لیے ان کی وجہ سے میں نے پابندی لگا دی تھی کہ ذخیرہ کرنے کی بجائے گوشت ان کو کھلاؤ تاکہ وہ محروم نہ رہیں۔

اس سلسلہ میں ایک دلچسپ بات یہ بھی روایت کا حصہ ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے گزشتہ سال پابندی کا یہ حکم خود سنا تھا جبکہ اگلے سال پابندی ختم ہونے کے اعلان کے وقت وہ موجود نہیں تھے بلکہ سفر پر تھے جس کی وجہ سے وہ پابندی ختم ہونے کا اعلان نہیں سن سکے تھے۔ چند روز کے بعد سفر سے واپس آئے تو گھر والوں نے گوشت پکا رکھا تھا، پوچھنے پر بتایا کہ قربانی کا گوشت بچا رکھا تھا وہ پکایا ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ اس پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پابندی لگا دی تھی جو میں نے خود سنی تھی، اس لیے میں یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ گھر والوں نے پابندی ختم ہو جانے کا بتایا تو فرمایا کہ میں اس کی تصدیق کروں گا۔ چنانچہ جب تسلی ہو گئی تب کھانا کھایا۔

یہاں ایک بات یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ شرعی احکام و مسائل میں فقہی اختلافات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایک صحابی نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی اور اس عمل کو اختیار کر لیا، بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم تبدیل فرما دیا تو وہ صحابیؓ اس کے بارے میں نہ جان سکے اس لیے وہ اسی سابقہ عمل پر قائم رہے، جبکہ جن حضرات نے دوسرا حکم سنا وہ اس پر عمل پیرا ہو گئے۔ اس طرح ایک مسئلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مختلف ہو گیا اور فقہی اختلاف کی وجہ بن گیا۔

دوسری بات یہ کہ معاشرہ میں اگر کچھ ضرورت مند افراد اپنی ضروریات خود پوری نہیں کر سکتے تو باقی لوگوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ انہیں ضروریات کی فراہمی کا اہتمام کریں، بلکہ حکومت کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ ضرورت مند لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے باقی لوگوں کو ہدایت کرے، اور وہ اس کے لیے شہریوں پر ضرورت کے مطابق پابندی لگانے کا حق بھی رکھتی ہے۔ البتہ اس کے لیے حکومتی اقدامات کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے بلکہ لوگوں کو از خود اس کا اہتمام کرنا چاہیے جیسا کہ حالیہ طوفانی بارشوں اور سیلاب سے بے گھر اور بے سہارا ہو جانے والوں کے لیے ملک بھر کے دینی و رفاہی اداروں نے رضا کارانہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ اس بات کی طرف بھی توجہ رہنی چاہیے کہ اب تک سیلاب زدگان کی امداد اور بحالی کے لیے جو کام ہوا ہے وہ بہت خوش آئند ہے مگر اس کی حیثیت وقتی امداد اور فرسٹ ایڈ کی ہے جبکہ بحالی کا اصل کام ابھی باقی ہے اور وہ چند دن کی بات نہیں ہے بلکہ اس میں کافی عرصہ لگ جائے گا جس کے لیے سرکاری اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں کو اس کے لیے مسلسل اور مربوط محنت کرنا ہوگی۔

اس قسم کی اجتماعی آزمائشوں میں ایک دوسرے کا سہارا بننے کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد گرامی بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ یمن سے آ کر مدینہ منورہ میں آباد ہونے والے اشعری قوم کے خاندانوں کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف حوالوں سے تعریف کی ہے۔ ایک تو یہ کہ اشعری حضرات کو فقہاء اور قراء کے نام سے یاد کیا جاتا تھا کہ یہ پڑھے لکھے لوگ ہیں، جبکہ ان میں سے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ قرآن کریم کے بڑے قاریوں میں سے تھے جن کی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تعریف فرمائی ہے۔ ایک بار حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے قرآن کریم کی تلاوت سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوموسیٰ! تجھے تو اللہ تعالیٰ نے لحن داؤدی عطا فرما دیا ہے۔ اس خاندان کی ایک اور بات کی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی کہ یہ جب کسی اجتماعی آزمائش کا شکار ہوتے ہیں اور ضروریات زندگی کی کمی کا مسئلہ ہو جاتا ہے تو سب اشعری اپنے اثاثے اکٹھے کر کے آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں جس سے ضروریات بھی کسی حد تک پوری ہو جاتی ہیں اور ایک دوسرے پر برتری کا ماحول بھی نہیں بنتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اشعریوں کی یہ عادت اچھی لگتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے کے کچھ لوگ ضرورت مند اور بے سہارا ہو جائیں تو نارمل زندگی گزارنے اور سہولیات سے بہرہ ور لوگوں کو چاہیے کہ وہ انہیں اپنے ساتھ شریک کریں اور مل جل کر ایک دوسرے کی ضروریات پوری کریں۔

قرآن کریم نے ضرورت مندوں کی مدد کرنے کو ان کا حق بتایا ہے، ایک جگہ فرمایا کہ ’’وَفِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ‘‘ (الذاریات:۱۹) مال داروں کے مال میں سائل اور محروم کا بھی حق ہے۔ سائل اس ضرورت مند کو کہتے ہیں جو اپنی ضرورت کا اظہار کر کے سوال کرتا ہے، جبکہ محروم اس شخص کو کہا گیا ہے جو ضرورت مند تو ہے مگر اپنی ضرورت کا اظہار کر کے کسی سے سوال نہیں کرتا۔ اسی طرح ایک جگہ فرمایا: ’’وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ‘‘ (الاسراء:۲۶) یتیموں اور قریبی رشتہ داروں اور مسافروں کو ان کا حق دو۔ گویا یہ ان کا حق ہے اور جب اس عمل کے اجر و ثواب کا اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے وعدہ کیا ہے تو یہ ان پر کوئی احسان بھی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو متاثرہ، بے سہارا، ضرورت مند اور مستحق افراد کی امداد اور بحالی کے لیے اپنے اپنے دائرہ میں کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔☆

آہ! مولانا محمد خبیب رحمۃ اللہ علیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا محمد خبیب رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ ان کے آبائی علاقہ میلسی میں ادا کر دی گئی۔ نماز جنازہ ان کی وصیت کے مطابق استاذ الحدیث و مہتمم جامعہ مدنیہ بہاولپور مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاسم رحمانی مبلغ بہاولنگر، مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاولپور، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ چیچہ وطنی و جھنگ وٹوبہ، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد انس ملتان، مولانا بلال ملتان، مولانا شرافت مبلغ نارووال اور راقم عتیق الرحمٰن ملتان نے شرکت کی۔ جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور، مولانا حبیب الرحمٰن مدظلہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے امیر مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولانا معاویہ محبوب اور میلسی وٹوبہ ٹیک سنگھ کے علمانے بھرپور شرکت کی۔ مولانا خبیبؒ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ احیاء العلوم بہاولنگر سے حاصل کی اور سند فراغت جامعہ مدنیہ بہاولپور سے حاصل کی۔ 2009ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے منسلک ہوئے اور آخری سانس تک مجلس کے پلیٹ فارم سے جان فشانی اور استقامت کے ساتھ تحفظ ناموس رسالت اور قادیانیت کو دعوت اسلام دیتے رہے۔ سالانہ ردِ قادیانیت و ختم نبوت کورس کے شرکاء کے لیے بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح سالانہ دو روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکاء کو صبح نماز کے وقت بیدار کرنا اور نمازوں کے وقت صفوں کی ترتیب قائم کرنا جیسی عظیم خدمات سرانجام دیتے۔ مولانا بہت ہی ملنسار اور ہنس مکھ نوجوان تھے۔ کچھ عرصہ قبل کمر کے درد کا عارضہ شروع ہوا اور پھر ’’مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی‘‘ کے مصداق جسم کے نچلے دھڑ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ ڈاکٹر حضرات کی تحقیق کے مطابق کینسر کا حملہ تھا، جواب آخری مرحلہ کو پہنچ چکا تھا۔ آپ کو کچھ عرصہ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور رکھا گیا اور وہاں سے میو ہسپتال لاہور اور آخر میں نشتر ہسپتال ملتان میں علاج ہوتا رہا۔ 28 اکتوبر بروز جمعہ کو آپ نے اس فانی دنیا کو الوداع کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے اور لواحقین و جماعتی رفقا اور جملہ احباب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(مولانا عتیق الرحمٰن، ملتان)

موسم سرما اسلامی تعلیمات کی روشنی میں!

مولانا محمد ابوبکر حنفی

فضا میں ہونے والے غیر معمولی ردو بدل اور تغیر وتبدل کو موسم کہا جاتا ہے۔ ہمارے خطے میں فلکیاتی اور ماحولیاتی نظام کا حصہ قرار پانے والے موسم چار ہیں: سرما، گرما، خزاں اور بہار۔ موقع بموقع ان چار صورتوں میں رونما ہونے والی موسمیاتی تبدیلی کا مقصد مزاج انسانی کی تبدیلی ہے۔ انسان کی تخلیق چونکہ عناصر اربعہ سے ہوئی ہے، اس لیے وہ فطرتاً ایک حالت پر رہتے ہوئے اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کی طبیعت قدرے مختلف ماحول کا تقاضا کرتی ہے۔ بنی نوع انسان کی خالق و مالک ہستی سے زیادہ کون اس کے مزاج، طبیعت اور فطرت سے آشنا اور اس کی رعایت کرنے والا ہوسکتا ہے، لہٰذا اس نے اپنے بندوں پر مہربانی کرتے ہوئے اپنے تکوینی نظام کو ایسے منظم کیا کہ کچھ کچھ مہینوں کے وقفے سے فضا انگڑائی لیتی رہتی ہے، جس کے نتیجے میں کبھی ہوا میں خنکی بڑھنے سے موسم سرد ہو جاتا ہے اور اس کے کچھ عرصہ بعد خنکی ختم ہو کر موسم معتدل ہو جاتا ہے، جسے موسم بہار کہتے ہیں۔ مزید کچھ ایام کے بعد درجۂ حرارت میں اضافہ ہونے کے باعث موسم گرما کا آغاز ہوتا ہے اور بالآخر پت جھڑ اور خزاں کا دور دورہ شروع ہوتا ہے، جس سے سرسبز وشاداب درختوں کی رونقیں ماند پڑ جاتی ہیں۔ رت اور موسم کی یہ متواتر تبدیلی انسانی مزاج، منظر اور ذائقے کو بھی تبدیل کرتی ہے اور انسان کی مادی، فطری اور طبعی ضروریات جیسے خوراک اور لباس وغیرہ پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس وقت موسم سرما ہم پر سایہ فگن ہے۔ جہاں ایک طرف ہم اس کی خنکی سے بھرپور یخ بستہ ہواؤں سے نبرد آزما ہیں وہیں اس کے رنگا رنگ کے ذائقوں سے بھی لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اس لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ موسم سرما کے حوالے سے شریعت کی کیا تعلیمات ہیں۔

موسم سرما قدرت کی نشانی:

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

"إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ" (یونس:6)

ترجمہ: "بلاشبہ دن اور رات کے آگے پیچھے آنے میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا اس میں ایسے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں۔"

اصولیین کے مطابق آیت میں مذکور حرف "ما" کلمہ عام ہے، جس کے عموم میں موسمیاتی تبدیلی بھی آتی ہے۔ یہ تبدیلی معرفت خداوندی کے طالب کو کائنات کے حقیقی مالک کی عظمت و جلالت اور بڑائی و کبریائی سے آشنا کرتی ہے اور اس کے قلب میں یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ ایسی متصرف کامل، مالک لم یزل اور مختار کل ہستی، جس نے مخلوق کے کسی فرد کا سہارا لیے بغیر اپنی قدرت کاملہ سے، فضا کی حرارت کو برودت اور تمازت کو خنکی میں بدل دیا اور نظام کائنات میں اتنا بڑا انقلاب محض ایک امر "کن" سے برپا کر دیا، اس کی اطاعت اور فرماں برداری میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیے اور اس کی رضا کے حصول کے لیے ساری مخلوق سے عداوت اور ملامت مول لینی پڑ جائے تو بھی اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ نیز اس میں دہریت کے سحر زدہ، خدا کے منکر اور فطرت کے معبود کے لیے بھی واضح پیغام ہے کہ جب دنیا کا ایک معمولی اور سہل ترین کام کسی کے عمل دخل اور کوشش کے بغیر نہیں ہوسکتا تو یہ عظیم ماحولیاتی ردو بدل قادر مطلق اور صانع و محرک کے تصرف کے بغیر کیسے ممکن ہے؟

کسی عربی شاعر کا شعر ہے:

ففي كل شئى له شاهد
يدل على أنه واحد

یعنی دنیا کی ہر چیز میں ایک خاموش گواہ موجود ہے، جو بزبان حال یہ گواہی دے رہا ہے کہ اس چیز کو وجود کی خلعت سے نوازنے والی کوئی وحدہ لاشریک ذات موجود ہے۔

موسم سرما مقام عبرت:

موسم سرما اپنی آمد کے ساتھ عاقبت سے

غافل اور اپنے انجام سے بے خبر انسان کے لیے درس عبرت اور سامان نصیحت بھی لاتا ہے۔ اسے یہ پیغام دیتا ہے کہ میری ٹھنڈک اور برودت سے بھرپور ہواؤں نے جس طرح درختوں کے سرسبز پتوں کو خشک کر کے ان کی رونق چھین لی اور ان کے حسن کو ماند کر دیا، پھر کچھ عرصہ بعد خزاں کی باد صرصر کے جھونکوں سے وہ اپنی ٹہنیوں سے جدا ہو کر زمین پر گر جائیں گے اور خس و خاشاک بن کر کوڑے کے ڈھیر پر جا پڑیں گے، اسی طرح تیری حیات مستعار کے چند لمحے جو عارضی خوشیوں اور وقتی آرزوؤں کے بحر فریب میں رواں ہیں، اچانک حوادث و مصائب کی تند موجیں انہیں موت کے بھنور میں گم کر دیں گی اور اس کی ساری امیدیں ساحل تک پہنچنے کی ناتمام خواہشات اپنے سینے میں لیے غرق آب ہو جائیں گی۔ بچپن کے ناز نخرے لڑکپن چھین لے گا، لڑکپن کی موج مستیاں شباب کی سنجیدگیوں کی نذر ہو جائیں گی، شباب کی طاقتوں پر بڑھاپے کی پرچھائیاں پڑ جائیں گی اور اس کی زندگی کے سفر کا بیڑا ایسے ساحل پر آ کر لنگر انداز ہو گا کہ ''لِکَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئاً'' (نحل:70) دماغ میں خلل آنے کے باعث، سننے سمجھنے کے باوجود، ذہن درست سوچ اور فکر سے قاصر ہو جائے گا۔ پھر بالآخر موت کی امانت زندگی کو موت کے حوالے کر کے راہی ملک بقا ہو جائے گا۔

موسمی تغیرات اور اسلامی احکامات:

عام لوگوں کی نظر میں موسم اور اس کے متعلقات کے بارے میں تحقیق و تفتیش اور بحث و تمحیص صرف سائنس کا موضوع ہے، لیکن حقائق پر نظر کرنے اور احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اسلامیہ اور بہت سے احکامات دینیہ کا بھی موسم کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ مثلاً گرمی کے موسم میں نماز ظہر کے متعلق حکم ہے کہ اسے مؤخر کر کے پڑھا جائے، چناں چہ صحیحین سمیت حدیث کی بہت سی کتب میں متعدد صحابہ کرامؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے:

''أبردوا بالظهر فإنّ شدة الحر من فيح جهنم۔'' (بخاری:۵۳۸)

ترجمہ: ''گرمیوں میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو، اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کی پھنکار کی وجہ سے ہے۔''

اس کی مزید تفصیل صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے منقول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان میں ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سردی اور گرمی کی حقیقت بیان کی، چنانچہ فرمایا:

''قالت النار رب أكل بعضي بعضا فأذن لي اتنفس فأذن لها بنفسين، نفس في الشتاء ونفس في الصيف، فما وجدتم من برد أو زمهرير فمن نفس جهنم، وما وجدتم من حر او حرور فمن نفس جهنم۔'' (مسلم:۶۱۷)

ترجمہ: ''جہنم نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے میرے پروردگار! میرا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے، لہٰذا مجھے سانس لینے کی اجازت عنایت فرمائیں، اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دے دی، ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں، تم لوگ جو سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے (ٹھنڈا) سانس لینے کی وجہ سے ہے اور جو گرمی کی تپش محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے (گرم) سانس لینے کی وجہ سے ہے۔''

مومن کا موسم بہار:

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی ہر مسلمان پر ہر موسم میں ضروری ہے، لیکن موسم سرما عبادت کی آسانی کے حوالے سے موسم گرما کی بہ نسبت زیادہ موزوں ہے۔ سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی کی وجہ سے طہارت حاصل کرنے کے معاملہ میں نسبتاً مشقت ضرور ہے، لیکن دن اور رات کے دورانیے کے پیش نظر اس موسم میں عبادت کرنا سہل ہے، اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مومن کا موسم بہار قرار دیا، چنانچہ سنن الکبریٰ للبیہقی میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''الشتاء ربيع المؤمن، قصر نهاره فصام، وطال ليله فقام۔''

ترجمہ: ''سردی کا موسم مومن کے لیے (نیکیوں کا) موسم بہار ہے، اس کے دن چھوٹے ہوتے ہیں جن میں یہ روزے رکھ لیتا ہے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں جن میں وہ قیام کر لیتا ہے۔''

موسم سرما کی اس خصوصیت کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آمد پر بے حد مسرت کا اظہار فرماتے اور اس کا پرتپاک طریقے سے اور شاندار الفاظ میں استقبال فرمایا کرتے تھے۔ چناں چہ المقاصد الحسنۃ میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت سے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہے: ''مرحبا بالشتاء، فيه تنزل

الرحمۃ“ (سردی کو خوش آمدید! اس میں رحمتیں نازل ہوتی ہیں)۔

جن لوگوں کے ذمہ سابقہ نمازوں اور روزوں کی قضا ہوں بالخصوص عورتیں جو مخصوص ایام میں عذر شرعی کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ پاتیں، ان کے لیے قضا کے حوالہ سے یہ ایام قدرت کی طرف سے سنہری موقع ہیں۔ المعجم الصغیر للطبرانی میں حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ”الصوم فی الشتاء الغنیمۃ الباردۃ...“

ترجمہ: ”سردیوں میں روزے رکھنا بڑی غنیمت ہے۔“☆☆

کافر ہے جسے ختم نبوت کا ہو انکار

یوں عشق کی تکمیل مسلمان کریں گے
اس جان دو عالم ﷺ پر فدا جان کریں گے

یوں روح کی تسکین کا سامان کریں گے
ایماں کے لئے جان کو قربان کریں گے

وہ وقت بھی آجائے گا ارباب حکومت
غدار و وفادار میں پہچان کریں گے

انگریز کی ہر چال کا ”محمود“ ہے مہرہ
انگریز کے مہرے کو پریشان کریں گے

ہم اہل جنوں اور جھکیں موت کے آگے
ہم جب بھی مرے موت پر احسان کریں گے

کافر ہے جسے ختم نبوت کا ہو انکار
روکے گا ہمیں کون یہ اعلان کریں گے

واللہ وہ دن آئے گا خود اس کے پجاری
”ربوے“ کے صنم خانے کو ویران کریں گے

سیّد امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حق و باطل کی آویزش میں

’’ختم نبوت‘‘ اُمت کی آخری پناہ گاہ

(گزشتہ سے پیوستہ) خطاب: حضرت مولانا ڈاکٹر سید احمد یوسف بنوری مدظلہ (نائب رئیس جامعہ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی)

نظریۂ ارتقا اور اس کے اثرات کی اثر انگیزی و گہرائی:

یہ وہی دور ہے عزیزانِ گرامی! جب مغرب میں ڈارون پیدا ہوا، جس کا آج ہمارے اسکولوں میں ارتقا کا نظریہ پڑھایا جاتا ہے، جو تخلیق کے خلاف نظریہ شروع ہوا کہ انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اور پیغمبروں کی اولاد نہیں، یہ کوئی منصوبہ بندی سے تخلیق کی گئی مخلوق نہیں، یہ تو جانوروں میں سے ایک جانور ہے، جس نے یہ روپ اختیار کرلیا ہے۔ یہ ایک اور طریقے کا ارتقا ہے، جس میں انسان یہاں کھڑا ہوا ہے اور ارتقا کی حدود اتنی بڑی ہیں۔

عزیزانِ گرامی! اس فتنے کی آپ گہرائی دیکھیے کہ اب یہ بتایا اور سمجھایا جارہا ہے کہ ہم آج تک جو سمجھتے تھے کہ دنیا میں مرد ہوتے ہیں یا عورت ہوتی ہے یا تیسرے کچھ معذور ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آزمائش کی سنت کے نتیجے میں کامل مرد یا کامل عورت نہیں بن پاتے تو وہ معذوروں کی صفت ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ انسانوں کے دو ہاتھ ہوتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ بعض انسانوں کے ہاتھ نہیں ہوتے، تو کیا اس کے بعد ہمارا اسٹیٹمنٹ تبدیل ہو جاتا ہے کہ انسانوں کے دو ہاتھ نہیں ہوتے؟ ہم تو یہی مانتے ہیں کہ انسانوں کے دو ہاتھ ہوتے ہیں۔ اگر کسی انسان کا ایک ہاتھ نہیں ہے تو اس کی وجہ سے ہمارا پرانا بنیادی بیانیہ تبدیل نہیں ہوتا کہ انسان کے دو ہاتھ نہیں ہوتے، ہم دو ہاتھ ہی مانتے ہیں، مگر اب انسانیت کو یہ باور کرایا جارہا ہے کہ ابھی تک ہم سمجھتے تھے کہ دنیا میں مرد ہوتے ہیں، عورت ہوتی ہے، یہ ہماری غلط فہمی ہے، یہ بائینری (Binary) نظام ہے، اس سے باہر نکلو، ایک مرد مرد ہونے کے باوجود مرد نہیں ہوسکتا، ایک عورت عورت ہونے کے باوجود عورت نہیں ہوسکتی، یہ تصور کہ میاں بیوی اور ماں باپ کی صورت میں انسانیت کا رشتہ چلتا ہے، یہ ہمارا تصور ہے۔ سروگیٹ مدر (Surrogate Mather) ہوسکتی ہیں۔ مرد مرد کے ساتھ مل کر بھی سلسلہ جاری رکھ سکتا ہے۔ آج تک جو مرد کہلاتا تھا، یہ بالکل جائز ہے کہ وہ مرد چھوڑ کر عورت بن سکتا ہے۔ ہم یہ فتنے دیکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت ارشاد فرمایا تھا کہ آخری زمانے میں تم پر فتنے ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جس طرح کوئی لڑی ٹوٹ جائے گی اور ایک کے بعد ایک دانہ چلا آتا ہے، صبح آدمی مومن ہوگا، شام کو کفر اختیار کرے گا، شام کو مومن ہوگا، صبح کفر اختیار کرلے گا۔

اللہ کی طرف سے تحفظِ ختم نبوت کا اہتمام:

عزیزانِ گرامی! میں شاید اپنی کج بیانی میں اپنی بات سمجھا نہیں پا رہا ہوں، مگر بہت اہمیت کے ساتھ اس بات پر غور فرمائیے کہ ختم نبوت کے سلسلے میں جو محنتیں کی جارہی ہیں، نبوت ہماری حفاظت کی محتاج نہیں ہے، ختم نبوت ہماری محتاج نہیں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت بچانے والے نے بچالیا تھا جب مکہ مکرمہ کے اندر مختلف قبیلوں کے سو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے باہر کھڑے ہوئے تھے اور چچازاد بھائی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر پر لٹا کر چپکے سے نکل پڑے اور وہی مکہ جہاں جب آٹھ سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے تو آپ کا مرتبہ یہ تھا کہ ان کے دادا حضرت عبدالمطلب آپ کا تخت خانہ کعبہ کے ساتھ لگایا کرتے تھے، وہ مکہ کی سرزمین آپ کے خون کی پیاسی ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب پہلی بار حضرت ورقہ بن نوفلؓ نے کہا تھا کہ زمانہ آئے گا جب آپ کو مکہ سے نکال دیا جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسرت سے فرمایا: ’’أوَمُخرِجِیَّ هُمْ؟‘‘ کیا یہ وقت آئے گا کہ مجھے مکہ سے نکال دیا جائے گا؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خانہ کعبہ سے اس

طرح رخصتی اختیار کی کہ مڑ مڑ کے دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اے خانہ کعبہ! تو مجھے بہت عزیز ہے، اگر یہ لوگ مجھ پر زبردستی نہ کرتے تو میں تجھے کبھی چھوڑ کر نہ جاتا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تھا:

"إِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَادُّکَ إِلَى مَعَادٍ۔" (القصص:۸۵)

ترجمہ: "جس خدا نے آپ پر قرآن (کے احکام پر عمل اور اس کی تبلیغ) کو فرض کیا ہے، وہ آپ کو (آپ کے اصلی) وطن یعنی (مکہ) میں پھر پہنچائے گا۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اس وقت اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا:

"أَوَلَمْ یَرَوْا أَنَّا نَأْتِی الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا وَاللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۔" (الرعد:۴۱)

ترجمہ: "کیا اس امر کو نہیں دیکھ رہے کہ ہم زمین کو ہر چہار طرف سے برابر کم کرتے چلے آتے ہیں اور اللہ (جو چاہتا ہے) حکم کرتا ہے، اس کے حکم کو کوئی ہٹانے والا نہیں اور وہ بڑی جلدی حساب لینے والا ہے۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

ہم مکہ کی زمین ان کے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لیں گے، یہ مکہ میں ہونے کے باوجود مکہ کے اندر اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کریں گے۔ صرف چھ سال بعد معاملہ ہوا کہ جب ایک موقع پر صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی ہوگئی تو ابوسفیانؓ دوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہ ہم اس معاہدے کو ہر قیمت پر باقی رکھنا چاہتے ہیں، وہ موقع تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھنا گوارا نہیں کیا، وہ آخر کار مجبور ہو کر کہہ گئے کہ ہماری طرف سے معاہدہ باقی ہے۔ مکہ میں رہنے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کے بعد مکہ اُن کا نہیں رہا۔

یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فیصلے ہیں، ختم نبوت کی صورت میں یہ دعوت کا اہتمام ہے، ایسا نہیں ہے کہ ـ نعوذ باللّٰہ من ذٰلک ـ نبوت خطرے کا شکار ہوگئی ہے، نبوت کو اب انسانوں کی حفاظت کی ضرورت پیش آگئی ہے، یہ فیصلے تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کردیے تھے کہ:

"لَیْسَ لَکَ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ أَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ أَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔" (آل عمران:۱۲۸)

ترجمہ: "آپ کو کوئی دخل نہیں (یہاں تک کہ خدا تعالیٰ) ان پر یا تو متوجہ ہو جاویں یا ان کو کوئی سزا دے دیں، کیونکہ وہ ظلم بھی بڑا کر رہے ہیں۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

یعنی یہ فیصلہ کردیا گیا کہ آپ نہیں کھڑے ہوئے، آپ کی موجودگی میں اللہ کھڑا ہوا ہے۔ ہم نے فیصلہ کرنا ہے کہ آپ کی نبوت کو کس درجے تک پہنچانا ہے، کب آپ کی واپسی کا فیصلہ فرمانا ہے، آپ کے لیے ابھی کس معرکے میں فتح کا فیصلہ کرنا ہے، مگر ختم نبوت کی صورت میں جو دعوت دی جارہی ہے، وہ یہ ہے کہ ہم اس کو سمجھیں کہ نبوت کے خلاف شیطانی حملے کس طاقت کے ساتھ کیے جارہے ہیں۔ یہ معمولی سی چیز تھی، مرزا زندہ رہتا تو شریف آدمی اس کو اپنی بیٹیاں دینے سے انکار کردیتے، ایک آدمی کردار کی اس نحوست پر پہنچا ہوا ہو کہ اس کے اپنے لوگ اس سے بدظن ہونا شروع ہو جائیں، جو آدمی اپنے کردار میں کمزور ہو اس کو آج اس اہتمام کے ساتھ دنیا کیوں سپورٹ کرنے کو تیار ہوگئی ہے؟ کیوں ان کو مظلوم بنا کے دنیا کے سامنے پیش کیا جارہا ہے؟

ختم نبوت اور دیگر دینی اصطلاحات میں تحریف کا نیا حربہ:

عزیزانِ گرامی! یہ چیز یہاں رکے گی نہیں، میں نے آپ سے عرض کیا کہ ہر چیز آپ سے چھین لی جائے گی، نبوت کے نام سے آیا ہوا ہر علم چھین لیا جائے گا۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ "خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ" کی تفسیر میں علما ایک مؤقف رکھ رہے ہیں اور دوسرا گروہ الگ مؤقف رکھ رہا ہے اور یہ علمی اکیڈمک نالج (Academic Knowledge) ہے جس میں آپ بحث کریں کہ غالبؔ کے شعر کا مطلب یہ ہے یا وہ ہے۔ یہ بحث کروانا مقصود ہے، اسٹرکچرازم (Structuralism) (اسٹرکچرزم: (ساختیات) یہ بیسیوی صدی کی ایک فلسفیانہ اور تنقیدی تحریک ہے، جو ساٹھ کی دہائی کے آخر میں فرانس میں شروع ہوئی تھی۔ اس نظریہ کے مطابق 'زبان' کسی بیرونی حقیقت کے ساتھ مواصلات کے آلے کے طور پر کام نہیں کرتی ہے، جیسا کہ اکثر نظریہ بنایا جاتا ہے۔ اس کے بجائے 'زبان' "بیرونی دنیا" کے ساتھ کسی تعلق پر منحصر ہوئے، کچھ الفاظ اور دوسروں کے مابین تعلقات سے ایک مواصلاتی دنیا تخلیق کرتی ہے) کی صورت میں لینگویجز (Languages) کے اندر ایسے فلسفے بیان کیے جاچکے ہیں کہ زبان سے حاصل ہونے والا علم یقینی نہیں ہوتا، آپ کے بچے اگر او لیول یا اے لیول پڑھتے ہوں گے اور اپنی ہسٹری کو جانتے ہوں گے تو لینگویجز

(Languages) کی ان باتوں سے واقف ہوں گے۔ دریدا کی صورت میں ایسے مفکر مغرب میں ہیں، بتایا جارہا ہے کہ لفظ سے جو معنی پیدا ہوتا ہے، وہ معنی ہونا ضروری نہیں ہے، تاکہ اس کے بعد آپ قرآن پڑھیں مگر اس اعتماد سے محروم ہوجائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کیا کہہ رہا ہے، یہ سمجھنا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ آپ ریاست کو دیکھیں، کہا گیا کہ اسٹیٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کہ آپ مسلمان ہیں یا آپ غیر مسلم ہیں۔ اسٹیٹ لوگوں کی دیگر چیزوں کا تحفظ تو کرے گی، لیکن پیغمبر کے تحفظ سے دستبردار ہوجائے گی۔ انسانوں کو اس معاملے میں بے حس بنادیا جائے اور یہ استدلال قائم کیا جائے کہ پیغمبروں کی عصمت کیا چیز ہوتی ہے؟ وہ تو چلے گئے، انسان ہیں، عصمت تو موجودہ انسانوں کی ہوتی ہے، مجھے کوئی آدمی گالی دے، یہ تو مسئلہ ہے اور میرا رائٹ (Right) ہے کہ میں اس پر بحث کروں، لیکن پیغمبر تو اس سے بالاتر ہوتے ہیں۔

عصمتِ انبیا اور مذہبی اَساس کے بارے میں اختلافِ آراء کی ترویج کا فتنہ:

عزیزانِ گرامی! یہ ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ میں آپ کے سامنے کوئی ہیو تھیسز (Hypothesis)[مفروضہ] کھڑا کررہا ہوں، آپ کے سامنے کوئی ایسی صورت اختیار کررہا ہوں، بلکہ ہمارے سامنے وہ جگہ ہے، ایسی دنیا ہے جہاں ظاہری لحاظ سے پیغمبر اپنی اس عظمت سے محروم کیے جاچکے ہیں، پیغمبروں کے خلاف کھلے عام گفتگو کی جاتی ہے، اس طرح کی ہوش ربا چیزیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بکی گئی ہیں جن کا ہم یارا نہیں کرسکتے، ہم انہیں بیان کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ بات پھر پیغمبروں کی عظمت پہ نہیں رکے گی، اسٹیٹ پر آئے گی، پھر اس کے بعد اُمت کا تصور کیسے ہے؟ یہ کیا بات ہے کہ آپ میں سے کئی لوگ دہلی کی برادری کے ہیں، ہمارے خانوادے کا تعلق سیّد ہونے کے باوجود پشتون علاقوں سے تھا، یہاں کے کچھ لوگ پنجاب کے لوگوں میں سے ہیں، یہاں کچھ لوگ اور نسل میں سے ہیں، مگر ہمیں ایک ہی نسبت جوڑ دیتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں۔ کہا جارہا ہے کہ اس کی کیا ضرورت ہے؟ نئی پہچانیں بنائی جائیں، گلوبلائزیشن (Globalization) کا دور ہے۔ یہ بات کہ پیغمبروں کی بنیاد پر، مذہب کی بنیاد پر ایک اَساس قائم کی جائے، یہ تفرقے کا باعث ہے۔ معاشرہ پرولر (Prowler) ہو، ایک سے زیادہ آراء برداشت کی جائیں، بتایا جائے کہ عقیدہ کا مسئلہ اہم مسئلہ نہیں ہوتا۔ میں اگر یہ کہوں کہ زمین میں گریویٹی (Gravity)[کششِ ثقل] کی صلاحیت نہیں ہے اور میرے پاؤں کے نیچے یہاں کوئی گریویٹی نہیں ہے تو مجھے منہ پہ کہا جائے گا کہ احمق آدمی! تمہیں یہ نہیں پتا؟ تم گریویٹی کا انکار کرتے ہو؟ عقیدے کے نام پر سائنس کی ایک اور دنیا قائم کردی گئی ہے کہ اگر میں گریویٹی کو نہیں جانتا تو بولیں گے کہ یہ دیکھو بھئی! مولوی صاحب کو گریویٹی نہیں پتا، ان کو کششِ ثقل نہیں پتا۔ میں اگر زمین کے گول ہونے کا انکار کردوں تو بچے مذاق اُڑائیں گے کہ یہ کیا بات کررہے ہیں؟ آپ کو یہ نہیں پتا؟ ہم تو دیکھ چکے ہیں۔ مگر کوئی یہ کہہ دے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری پیغمبر نہیں ہیں، آپ کے بعد نبوت چل سکتی ہے، کوئی ظلی یا بروزی آسکتا ہے تو کہا جائے گا کہ یہ ایک علمی مسئلہ ہے، یہ تو اختلاف ہے، یہاں تو ایک سے زائد آرا ہیں، یہاں تو گفتگو کی جاسکتی ہے۔

نظریۂ ڈارون اور اس کے خوفناک نتائج:

عزیزانِ گرامی! یہ سیلاب آیا تو کچھ نہیں بچے گا، یہ بات بھی نہیں بچے گی کہ ہم انسانوں کی اولاد ہیں۔ یہ واقعہ نہیں ہے، یہ لوگ اس بات کو اب کہتے نہیں ہیں اور آپ پوچھیں تو مانتے ہیں کہ ارتقا طے شدہ بات ہے، ہوموسیپین (Homo Sapiens)[بندر] ہزاروں سال پہلے آئے تھے اور ان کی تصویریں بھی آچکی ہیں، ہم تو ان بندروں کی نسلوں میں سے آئے تھے۔ ہم ہوموسیپین کی اولاد ہیں، اس سے پہلے ہوموسیپین کا دور تھا، ایک نئے دور میں ہم آئے ہیں، ابھی اس دور میں ہم انسانوں کو اس روپ میں دیکھ رہے ہیں، ورنہ اس سے پہلے انسانوں کی دُمیں بھی ہوا کرتی تھیں۔ یہ مذاق نہیں ہے، یہ کالجوں، یونیورسٹیوں میں پڑھا پڑھایا جارہا ہے۔ یہی بات جو جنگ تھی کہ ایک اللہ کا آوازہ ماننا ہے یا آزادی مانگنا ہے؟ شیطان نے یہ بات کہی کہ میں تسلیم نہیں کرتا، میں لوگوں کو بلاؤں گا کہ یہ رستہ اختیار کرو۔

عزیزانِ گرامی! اس کا خوفناک نتیجہ یہ ہوگا جو یورپ میں نظر آرہا ہے۔ آپ کا بیٹا ہوگا، آپ اسے بیٹا کہہ رہے ہوں گے، بیس بائیس سال کی عمر میں آپ کا خیال یہ ہوگا کہ وہ بیٹا بہو لے کر آئے گا، پتا چلے گا کہ وہ کسی اور مرد کو لے کر آجائے گا اور کہے گا کہ ابو! یہ ریئلیٹی (Reality) ہے۔ اچھا! دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ مرد ہونے سے انکار نہیں کرے گا، مانے گا کہ میں مرد ہوں، مگر

میرے جذبات اس طرح کے نہیں ہیں کہ میں شادی کرسکوں۔ نبوت کے خلاف جنگ اللہ کے خلاف جنگ ہے، نبوت کی عصمت نہ ماننے کے نتیجے میں کائنات یوں نہیں رہے گی، یہ روز و شب کے مسائل ہیں جو ہمیں مغرب میں نظر آرہے ہیں۔ ہاں! اس کے مقابلے میں ان کے پاس چیزیں ہیں، گاڑیاں اور جہاز ہیں، ان کا معاشی اسٹیٹس ہے، لوگوں کے پاس ضروریاتِ زندگی کی فراوانی ہے، بے شمار چیزیں ہیں۔ یہ بتایا جارہا ہے کہ یہ نظام ہے، اسی غربت کی چکی میں پستے رہوگے؟ انہی بحثوں میں پڑے رہوگے کہ بس مرد اور عورت ہی ہوتے ہیں؟ یہ تفریق کرتے رہوگے؟ یہ جھگڑے کرتے رہوگے کہ آخری نبی گزر گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟ یہی بات مانتے رہوگے کہ قرآن کریم کی تفسیر حتمی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صرف قرآن ہی نہیں پہنچا بلکہ قرآن کے معانی بھی پہنچے؟ سنت کو حتمی مانتے رہوگے؟

اُمت کی متفقہ اصطلاحات میں تحریف:

مرزائیت کی صورت میں عالَمِ اسلام پر جو حملہ ہوا، جو صورتِ حال ہوئی، یہ اس کی جڑوں پر کیے گئے حملے کی ایک بڑی صورت تھی۔ ان کو پتا تھا، یہ بات طے تھی کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ عالَمِ اسلام مرزا کو نبی مان لے گا، مگر یہ باور کروایا جائے کہ نبوت ایک ایسی چیز ہے جس کے دیگر دعوے دار ہوسکتے ہیں، یہ جو اصطلاح آپ نے آج تک صحابی کی سن رکھی ہے، انہوں نے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ یہ اصطلاح ایسی نہیں ہے جو دائمی ہے اور انہی تک ہے، صحابی — نعوذ باللّٰہ من ذلک — دوبارہ بھی ہوسکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ اس (مرزا قادیانی) نے اپنے لوگوں کو صحابی کہا، واقعہ یہ ہے کہ اس نے اپنی بیویوں کا اسٹیٹس ازواج مطہرات کا رکھا، واقعہ یہ ہے کہ جنت البقیع کے مقابلے میں ایک بہشتی مقبرہ بنایا گیا۔ آپ یہ دیکھ رہے ہیں، کچھ دیر بعد مغرب یہ کہے گا کہ مسلمانوں کے نمائندے کون؟ یہ مسلمان یا احمدی! ان کے نمائندے تو احمدی بھی ہیں، جنہیں وہ احمدی کہتے ہیں، ہم قادیانی کہنے پر اصرار کرتے ہیں۔ یہ ناموں کی بحث نہیں ہے، یہ لفظوں کی بحث نہیں ہے، ہمیں کہا جائے گا کہ اس ساری تہذیب سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ اس معرکے میں آخری زمانے کا آخری مرحلہ شروع ہورہا ہے۔

تحفظِ ختم نبوت دین کے ہر شعبے کا تحفظ ہے:

عزیزانِ گرامی! ہمارے پاس وقت تھوڑا ہے اور آپشن کوئی نہیں ہے، اپنے آپ کو نبوت کے ساتھ، نبوت کی حفاظت کے ساتھ، ختم نبوت کے ساتھ وابستہ کریں۔ اس کو بنیاد بنا کر اُمت کے ہر شعبے کا تحفظ کریں۔ کیا وجہ ہے کہ علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے برصغیر پاک و ہند کے اندر اُس وقت کے سیاسی معرکے میں دخل نہیں دیا، مگر مرزائیت کی بات سننے کے بعد ان جیسے علمی آدمی کی بھی راتوں کی نیندیں اُڑ گئیں۔ ان کو احساس ہوا کہ اس کے بعد تو مذاق شروع ہوجائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے، دجال کے خاتمے کا معرکہ شروع ہوگا، اور یہ آدمی یہاں تک کھڑا ہوگیا کہ جس مسیح علیہ السلام کو امت مان رہی ہے وہ مسیح کب آئے گا، وہ تو مثیلِ مسیح کو آنا تھا، وہ مسیح علیہ السلام تو انتقال کرگئے۔ وہ مینارہ کہاں بعد میں بنتا تھا، وہ مینارہ آج ہی بن جائے، میں بنا دیتا ہوں مینارہ، تاکہ امت کے ذہن میں شکوک وشبہات کا شور برپا کردیا جائے۔ دیکھیے! شیطان کیا کرتا ہے، شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار جو خود قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے، ''وسوسہ'' ہے۔ ہم سورۃ الناس میں پڑھتے ہیں:

''قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o إِلَهِ النَّاسِ o مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ o

ترجمہ: ''آپ کہیے کہ میں آدمیوں کے مالک، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں، وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی (ہو)۔''

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

یعنی لوگوں کے ذہن میں اُلجھاؤ اور وسوسہ پیدا کردو، اسی کو قرآن نے کہا کہ یہ بھی ایک طرح کی وحی چلتی ہے، دماغ میں خیالات بُنے جاتے ہیں، دماغ میں جالے بُن دیے جاتے ہیں، ہر چیز جسے مانا جارہا ہے اس میں شکوک وشبہات پیدا کردیے جائیں، یہ خیال کیا جائے کہ ساری حقیقتیں ایسی نہیں ہوتیں، بلکہ کوئی حقیقت ایسی نہیں ہوتی جس کو مانا جائے اور جو ہمیشہ کے لیے ہو۔ چیزیں تبدیل ہوتی ہیں، خیالات تبدیل ہوتے ہیں۔ مرزائیت کی صورت میں یہ حملہ ہوا، اکابرینؒ نے اس کے مقابلہ میں یہ محنت اس اُساس پر اُٹھائی کہ امت کے ان عقائد، اس علمیت، اس نظریے اور اس نظام کا تحفظ کیا جائے۔

تحفظِ ختم نبوت کا درست طریقہ:

عزیزانِ گرامی! اکابرینؒ کا یہ کمال ہے

کہ اس محنت میں نہ گالی کا راستہ اختیار کیا اور نہ گولی کا۔ یہاں میں یہ عرض کرتا چلوں کہ شیطان نے جنگ شروع کی تھی، اس نے کہا کہ بھڑکاؤں گا، اللہ نے فرمایا کہ: میں نیک بندے بھیجوں گا۔ اگر اللہ بند کرنا چاہتے تو شیطانی سلسلے ہی کو ختم کردیتے، اسی وقت شیطان کے مردود ہونے کا فیصلہ ہوتا تو ایک حکم آتا اور شیطان نیست و نابود ہوجاتا، مگر معرکے میں صحیح آواز اُٹھائی گئی، پیغمبر بھیجے گئے، انہی پیغمبروں کی رہنمائی کے مطابق ہمارے اکابر نے یہ سلسلہ شروع کیا، جب یہ معرکہ ہمارا نہیں ہے تو اس میں طریقہ کار بھی ہمارا نہیں ہوسکتا، ورنہ ہم ان کے خلاف پریسکوشن (جبر کا راستہ) اختیار کرنا چاہتے تو ہمارے لیے پاکستان کی حد تک کیا مشکل تھا؟ یہ معرکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہے، یہ جنگ بھی انہی صورتوں میں اختیار کی جائے گی، جن صورتوں میں پیغمبر کے ذریعے اللہ اپنی جنگیں باقی رکھتا ہے۔

انسانی تہذیب کا آخری دور اور ہمارا آخری سہارا:

لہٰذا عزیزانِ گرامی! یہ جو صورت حال چل رہی ہے، جس میں ہم گرفتار ہیں، یہ وبا ہمارے گھر میں ہے، لوگ اس بات میں پریشان ہیں اور پریشان ہونا چاہیے کہ کلائمیٹ چینج (Climate Change)[موسمیاتی تبدیلی] وقوع پذیر ہے، صورتِ حال یہ ہے کہ دریا اپنا رخ بدل رہے ہیں، گلیشیئر پگھل رہے ہیں۔ دجالی تہذیب یا دجال کا یہ معاملہ ہوتا ہے کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوتا ہے، یہ خوف تو بتایا جارہا ہے، مگر کوئی یہ سمجھا نہیں رہا کہ اگر یہ واقع میں کلائمیٹ چینج ہے، لوگ کھلے عام کہہ رہے ہیں کہ یہ انسانی تہذیب کا آخری دور ہے، انسان کی اس دنیا میں بقا نہیں رہے گی، یہ تو سوچ رہے ہیں کہ یہ دنیا ختم ہوجائے گی، یہ سوچ نہیں رہے کہ پھر اس کے بعد اس دنیا میں دیگر چیزیں کیوں ختم ہورہی ہیں؟ دوسرا کیا فلسفہ متوجہ کررہا ہے؟ اگر قربِ قیامت کا وقت ہے تو ہمیں کس معرکے میں شامل ہونا ہے؟ ہم نے اپنی کن اَساسات کو قائم رکھنا ہے؟ اگر دنیا ختم ہی ہونی ہے اور دنیا اگر ہمارے لیے ختم ہوگی تو نئی بات تو نہیں ہوگی، ہم سے پہلے تو قیامت آ گئی، دنیا آج کے انسانوں کی ختم ہوجائے گی تو کوئی نئی بات نہیں ہے، دنیا سے جو پہلے چلے گئے' ان کی قیامت ہوگئی، وہ تو دنیا سے چلے گئے تھے۔ ہمارے لیے احساس کی بات یہ ہے کہ ہم اپنی اس دعوت، اس ختم نبوت سے جڑیں، یہ ہماری آخری پناہ گاہ ہے، یہ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی اَساسات واپس لائیں، ختم نبوت کا عنوان ہوگا جس کی بنیاد پر امت میں آپ گلوبلائزیشن کے نام سے نئی نئی شناختوں سے بچ سکیں گے۔ نبوت ہمیں وہ مرکز فراہم کرے گی کہ ہمارا خاندانی نظام بچے گا اور ہم مرد وعورت کی شناخت میں جی سکیں گے، ورنہ ہمیں بتایا جائے گا کہ یہ تصور غلط ہے کہ بہن و بھائی ہوتے ہیں، یہاں بہت سی اور چیزیں ہوتی ہیں، جیسے ایل. جی. بی. ٹی (L.G.B.T)، اس میں شناختیں الگ الگ ہیں، بتایا جائے گا کہ حکومتوں کا تعلق مذہبی بحثوں سے نہیں ہوتا، مذہب کے فروغ کے لیے حکومتیں استعمال نہیں کی جاسکتیں۔ بتایا جائے گا کہ زبان کے اوپر اعتماد نہیں کریں، قرآن پڑھیں بس جس طرح کتاب پڑھتے ہیں، اس سے آنے والا معنی ضروری نہیں ہے کہ ہم تک صحیح پہنچے، اس سے زیادہ کئی آرا ہوسکتی ہیں۔ ہم انسان ہونے کے باوجود آخر میں اپنی شناخت کھوبیٹھیں گے۔

تحفظِ ختم نبوت دین کی بنیاد واَساس ہے:

یہی بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، میں اب آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو، تمہیں آخر تک اس دجال کے مقابلے میں کھڑا ہونا ہے۔ اس دجل کے مقابلے میں کھڑے ہوکر حقیقی بات جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بات ہے، جو نبوت کے سلسلے میں پیغام چل رہا ہے، جو وحیِ الٰہی کی صورت میں روشنی آرہی ہے، اس کے ساتھ خود کو وابستہ کرنا ہے۔ جو لوگ اس میں دن رات کاوشیں کررہے ہیں، حضرت مولانا مفتی خالد محمود، حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، ان کے علاوہ کتنے اکابرین ہیں جو اپنی زندگیاں صرف کرکے نوجوانوں میں احساس دلارہے ہیں۔ یقین مانیے کہ یہ کسی جماعت کی طرف بلانا نہیں ہے، یہ کسی ادارے کی طرف بلانا بھی نہیں ہے، یہ اُمت کو اس کی بنیادی اساس سے وابستہ کرنا ہے، امت کو اس پر جاگتے رہنے پر مجبور کرنا ہے، تاکہ جو بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمائی تھی: ”مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ“ (الصف:۱۴) یعنی ”اس معرکے میں میرا مددگار کون ہوگا؟“ یہی دعا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو دی:

”اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ.“

ترجمہ: ”یااللہ! تو اس کی مدد فرما جو

(باقی صفحہ 25 پر)

ساتواں سالانہ کُل کراچی

بین المدارس تقریری مسابقہ

گزشتہ سے پیوستہ

کارگزاری: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

دوسرا مرحلہ:

دوسرے مرحلے میں ضلعی بنیاد پر کراچی کے کل چھ مقامات پر تقریری مسابقے منعقد ہوئے، جن میں ٹاؤن کی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ نے شرکت کی۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

جامعہ صدیقیہ گلشن معمار میں ضلع وسطی کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں نارتھ کراچی ٹاؤن، نارتھ ناظم آباد ٹاؤن اور گڈاپ ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعۃ الرشید، مدینۃ العلوم، ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ، جامعہ اشرفیہ نارتھ ناظم آباد، جامعہ صدیقیہ گلشن معمار، جامعہ امداد العلوم نارتھ ناظم آباد، جامعہ مدنیہ سیکٹر 5/E اور بیت العلوم الاسلامیہ منگھوپیر کے کل ۹ طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی استاذ جامعہ عربیہ ملیر شاخ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا قاضی منیب الرحمٰن مدظلہ تھے۔ جبکہ میزبان جامعہ صدیقیہ کے ناظم حضرت مولانا عبدالباسط تھے۔ منصفین کے فرائض مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر شاخ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا غلام ربانی، مولانا قاضی منیب الرحمٰن اور استاذ حدیث جامعہ معہد الخلیل الاسلامی مفتی محمد سلمان یاسین نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا شاکر اللہ، مولانا محمد ثناء الرحمٰن نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا صالح اللہ، مولانا زکریا، حافظ خلیل الرحمٰن، اویس احمد شیخ، مولانا نذیر الدین، مولانا جہانگیر، بھائی سکندر، مولانا احسان اللہ، حافظ ابوبکر، جملہ اساتذہ کرام سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔

بیت العلوم الاسلامیہ منگھوپیر سے درجہ سادسہ کے محمد بلال بن ابوبکر نے پہلی، ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ سے درجہ سابعہ کے سعد عثمان نے دوسری جبکہ مدرسہ مدینۃ العلوم ناظم آباد سے درجہ خامسہ کے مزمل میر بن مبارک میر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع وسطی کے مسؤل حافظ سیّد عرفان علی شاہ نے اپنی ٹیم کے ہمراہ سرانجام دیئے۔

جامع مسجد سنہری برنس روڈ میں ضلع جنوبی کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ اس میں صدر ٹاؤن، لیاری ٹاؤن اور کیماڑی ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ اسلامیہ نورانی مسجد، جامعہ محمودیہ میراں ناکہ، جامعہ قرطبہ، مدرسہ دولت القرآن، جامعہ توحیدیہ، مدرسہ تحفیظ القرآن اور جامعہ عثمانیہ بہار کالونی کے کل ۹ طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ اور نائب امام مولانا سیّد عتیق الحسن الحسینی اور شیخ الحدیث مولانا نور الحق تھے۔ جبکہ میزبان جامع مسجد سنہری برنس روڈ کے ذمہ دار بھائی مظہر تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ مولانا مفتی شکور احمد اور سنہری مسجد کے امام مولانا حمید سعدی نے انجام دیئے۔ نقابت مبلغ ختم نبوت مولانا عبداللہ چغرزئی اور راقم الحروف نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا نعیم اللہ، مولانا حضرت حسین، مولانا عبدالرؤف، قاری عبدالعزیز (امام کریم سینٹر صدر)، مولانا ثاقب انیس، مولانا صلاح الدین استاذ جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد، مولانا نور الرحمٰن، مولانا مفتی حمود الرحمٰن، مولانا روح الامین، مولانا محمد فاروق، مولانا شعیب شبیر سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ مدرسہ نظامیہ توحیدیہ سے درجہ ثالثہ کے عبدالکریم بن صالح محمد نے پہلی، جامعہ قرطبہ کلفٹن سے درجہ سادسہ کے انعام الرحمٰن بن جمیل الرحمٰن نے دوسری جبکہ مدرسہ دولۃ القرآن سے درجہ ثالثہ کے محمد حذیفہ بن نعیم اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات راقم الحروف (ضلع جنوبی کے مسؤل مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) اور مولانا محمد پراچہ نے اپنی ٹیم کے ہمراہ سرانجام دیئے۔

جامع مسجد خاتم النبیین ماڈل کالونی میں ضلع ملیر کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا، جس

میں لانڈھی ٹاؤن، ملیر ٹاؤن اور بن قاسم ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ انوارالقرآن لانڈھی، جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن (قائد آباد)، جامعہ بیت السلام (لنک روڈ) اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر (شاخ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی، جامعۃ الغنی لانڈھی، جامعہ عمر بن خطاب اور جامعہ ابو ہریرہ کے کل 9 طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی مہتمم جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات حضرت مولانا مفتی شفیق احمد بستوی مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا حبیب اللہ زکریا گوٹھ، مولانا سیّد محمود جامعہ انوارالعلوم اور مولانا امان اللہ جامعہ فاروقیہ نے انجام دیئے۔ نقابت مسؤل ضلع ملیر مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عبداللہ، مولانا اجمل شاہ شیرازی، مولانا محمد طیب، مفتی الیاس، مولانا محمد منیر، مولانا محمد ساجد، مولانا عبدالصمد، مولانا عبدالکریم اور مولانا ریاض عالم سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ انوارالقرآن ریڑھی گوٹھ سے درجہ اولیٰ کے محمد جواد بن اختر کریم نے پہلی، مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر شاخ (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن) سے درجہ سابعہ کے محمد عمیر بن افضل خان نے دوسری جبکہ جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن قائد آباد سے درجہ خامسہ کے محمد نعیم بن عبدالشکور نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع ملیر کے مسؤل مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے اپنی ٹیم کے ہمراہ سرانجام دیئے۔

جامع مسجد بلال، جامعہ حقانیہ سعید آباد میں ضلع غربی کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ اس میں اورنگی ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ حنفیہ پونے پانچ نمبر، جامعہ نعمان بن ثابت، جامعہ تعلیم القرآن اقصیٰ مسجد، معہد الایوب سعید آباد، جامعہ صفہ سعید آباد، جامعہ صدیق اکبر سعید آباد، جامعہ اشرفیہ امدادیہ، جامعہ بنوریہ سائٹ اور جامعہ خلفائے راشدین گولیمار کے کل 9 طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ بنوریہ عالمیہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا شیخ عزیز الرحمٰن اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ تھے۔ جبکہ میزبان مفتی محمد اعجاز مدرس جامعہ حقانیہ بلال مسجد تھے۔ منصفین کے فرائض حضرت مولانا مصباح العالم امام وخطیب جامع مسجد اللہ والی، مولانا طاہرین امام وخطیب جامع مسجد نور اور مولانا مفتی فیض الحق مہتمم جامعہ حقانیہ نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا عثمان شاکر، مولانا حسان فیاض اور مولانا سیّد عبیدالرحمٰن نے کی۔ جامعہ خلفائے راشدین شاخ (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن) سے درجہ خامسہ کے طالب علم عثمان غنی بن شکیل نے پہلی، جامعہ دارالعلوم حنفیہ سے درجہ اولیٰ کے طالب علم ذکاء الرحمٰن بن ضیاء الرحمٰن نے دوسری جبکہ دارالعلوم نعمان بن ثابت سیکٹر 11-E سے درجہ رابعہ کے طالب علم عبدالشکور بن عبدالقہار نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع غربی کے کارکنان اور جامعہ حقانیہ کے طلبہ نے ضلع غربی کے مسؤل مولانا محمد شعیب کمال کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد میں ضلع شرقی کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ اس میں جمشید ٹاؤن، لیاقت آباد ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر شاخ (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، تعلیم القرآن شاخ (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، مدرسہ زکریا الخیریہ، جامعہ الٰہیہ، مدرسہ مدینۃ العلوم اور مدرسہ انوارالقرآن ناظم آباد کے کل 9 طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی سعید احمد اکاڑوی مدظلہ مہتمم جامعۃ السعید اور شیخ الحدیث حضرت مولانا نجم اللہ عباسی مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض شیخ الحدیث مولانا محمد عثمان یحییٰ مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا قاسم عباسی مدظلہ اور مولانا مفتی ظفر اقبال مدظلہ نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد رضوان قاسمی اور مفتی محمد بلال نقشبندی نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی اخلاق احمد، مولانا محمد نعمان، مولانا محمد اعجاز، مولانا محمد وسیم، مولانا محمد بلال اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد قاسم سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ الٰہیہ لیاقت آباد سے ثوبان بن محمد نعمان نے پہلی، جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ کے ثناء اللہ بن غازی مرجان نے دوسری جبکہ مدرسہ زکریا الخیریہ سے نظام الدین بن برہان الدین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع شرقی کے کارکنان نے مولانا محمد رضوان قاسمی کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

جامعہ اشرف المدارس میں ضلع کورنگی کے طلبہ کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا، جس میں کورنگی ٹاؤن، شاہ فیصل ٹاؤن اور گلشن اقبال ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ دارالعلوم گلشن، جامعہ دارالعلوم کراچی،

جامعہ فاروقیہ، جامعہ دارِعبداللہ بن مسعود، مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی، جامعہ دارالخیر، معہد عثمان بن عفان اور جامعہ اشرف المدارس کے کل ۹ طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی شفیق احمد بستوی مدظلہ مہتمم جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات تھے، جبکہ میزبان حضرت مولانا حکیم محمد مظہر مدظلہ مہتمم جامعہ اشرف المدارس اور مولانا حسین احمد جامعہ ہذا کے ناظم تعلیمات تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عثمان رفیق، مولانا محمد یوسف اور مولانا محمد ندیم نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد عادل غنی نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد عثمان، مولانا سلام اللہ اور مولانا محمد احسن سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ مدرسہ رحمانیہ سے درجہ سادسہ کے طالب علم عصمت اللہ بن پیر غلام نے پہلی، جامعہ دارِعبداللہ بن مسعود سے درجہ دورۂ حدیث کے طالب علم کامران ترابی بن محمد علی نے دوسری، جبکہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے طالب علم محمد سہل میمن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مدرسہ ہذا کے اساتذہ و طلبہ نے اور ضلع کورنگی کے مسؤل مولانا محمد عادل غنی کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

تیسرا مرحلہ:

تیسرے مرحلے میں کراچی کے چھ اضلاع میں اول اور دوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کے درمیان مرکزی مسابقہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں منعقد ہوا۔ اس کا عنوان ''فتنۂ قادیانیت کا تقابلی مطالعہ'' تھا۔ مہمان خصوصی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی و استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ تھے۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد قاسم سرانجام دے رہے تھے۔ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ کی تلاوت اور مولانا محمد شاہ رخ کی نعت کے بعد مسابقہ کا آغاز ہوا، جس میں ضلعی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے ان نے حصہ لیا: ۱:–عصمت اللہ بن پیر غلام، ۲:–کامران ترابی بن محمد علی، ۳:–عثمان غنی بن شکیل، ۴:–ذکاء الرحمٰن بن ضیاء الرحمٰن، ۵:–ثوبان بن محمد نعمان، ۶:–ثناء اللہ بن غازی مرجان، ۷:–عبدالکریم بن صالح محمد، ۸:–محمد بلال بن ابوبکر، ۹:–سعد عثمان بن محمد عثمان، ۱۰:–انعام الرحمٰن بن جمیل الرحمٰن، ۱۱:–محمد جواد بن اختر کلیم، ۱۲:–محمد عمیر بن افضل خان۔

تمام طلبہ نے بھرپور تیاری کے ساتھ مسابقہ میں حصہ لیا۔ بعدازاں مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے مفصل خطاب کیا۔ آپ نے اپنے اہم خطاب میں ارشاد فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارے بزرگوں کی امانت ہے۔ اس جماعت کے تحت کام کرنے والا کارکن بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو ہر دور میں قطب وابدال کے منصب پر فائز امراً اور نائب امراء عطا فرمائے ہیں۔ اس جماعت سے وابستہ ہونے والے افراد کسی عہدے کی لالچ اور نام ونمود کے بغیر محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر کام کریں تو اللہ تعالیٰ دنیا میں مرتبہ عطا فرمائے گا اور آخرت میں بھی سرخرو کرے گا۔

مولانا محمد رضوان قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمارے اکابر نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے اسلاف نے دنیا کا ہر ستم برداشت کیا، پھانسی کے پھندوں پر جھول گئے، جیل کی کال کوٹھڑیوں کو آباد کیا، اپنی آل اولاد کو قربان کیا، غرض یہ کہ عشق ووفا کی لازوال داستانیں رقم کر دیں، مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حرف نہیں آنے دیا۔ ہمارے اسلاف کی انہی قربانیوں کی بدولت یہ مشن آج ہم تک پہنچا ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس مشن کو لے کر آگے بڑھیں اور اس بات کا عزم کریں کہ مرتے دم تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کریں گے۔

اس کے بعد تقریری مسابقہ کے نتیجے کا اعلان ہوا اور طلبہ کو انعامات بھی دیئے گئے۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر شاخ (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن) سے درجہ سابعہ کے طالب محمد عمیر بن افضل خان نے اول پوزیشن حاصل کی، جامعہ الٰہیہ لیاقت آباد کے درجہ متوسطہ کے محمد ثوبان بن محمد نعمان نے دوسری پوزیشن حاصل کی جبکہ تیسری پوزیشن جامعہ رحمانیہ بلال کالونی سے درجہ سادسہ کے طالب علم عصمت اللہ بن پیر غلام نے حاصل کی۔ تمام شرکائے مسابقہ کو انعام میں ایک عدد خوبصورت ٹوپی، کتابوں کا ایک ضخیم سیٹ اور نقد رقم دی گئی۔ منصفین کے فرائض مولانا شفیق احمد بستوی مہتمم جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات اور استاذ جامعہ معہد الخلیل الاسلامی مفتی محمد سلمان یٰسین نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں شہر بھر کے سیکڑوں علماء کرام پروگرام میں شریک ہوئے۔

پروگرام کے بعد تمام طلبہ وعلماء کرام کے

(باقی صفحہ 26 پر)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

مدرسہ و خانقاہ حبیبیہ شاہ جمالیہ، مدرسہ عطاء العلوم شاہ جمال میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس: مدرسہ کے مہتمم اور خانقاہ کے سجادہ نشین مولانا اسعد حبیب مدظلہ کی دعوت پر ۷/اکتوبر کو خانقاہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں مولانا محمد اقبال میلسوی مبلغ ڈیرہ غازی خان کی معیت و رفاقت میں حاضری، نماز جمعہ سے قبل تلاوت و نعت خوانی کے بعد ڈیرہ غازی خان کی ہردلعزیز شخصیت مولانا محمد اسلم سلمی، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ کے فرزند ارجمند عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چکوال کے سرپرست مولانا پیر عبدالقدوس نقشبندی مدظلہ نے ''سیرت النبی و محبت نبوی کے تقاضے'' کے عنوان پر سیر حاصل بیان کیا۔ آخری خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ''تحریک ختم نبوت میں خانقاہوں کا کردار'' پر ہوا۔

۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکوں میں بریلوی، دیوبندی خانقاہوں اور ان کے سجادہ نشینوں نے موثر کردار ادا کیا۔ اس وقت بھی خانقاہ سراجیہ کندیاں، خانقاہ عالیہ قادریہ دین پور شریف، خانقاہ نقشبندیہ بہلویہ کے سجادہ نشین موثر کردار ادا کررہے ہیں۔ مولانا اسعد حبیب نے بتلایا کہ انہیں ان کے والد گرامی مولانا پیر بشیر احمد شاہ جمالیؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ اگرچہ میں تو تحریک ختم نبوت میں بھرپور کردار ادا نہ کرسکا، آپ تحریک ختم نبوت میں موثر کردار ادا کریں۔ کئی سالوں سے ختم نبوت کے عنوان پر جلسوں اور کانفرنسوں کا مقصد والد محترم کی وصیت پر عملدرآمد کرنا ہے۔ یہ جلسہ و کانفرنس ۱۱ بجے صبح سے عصر کی نماز تک جاری رہی۔

خانقاہ بہلویہ دارالفلاح فہد ٹاؤن میں حاضری: حضرت اقدس مولانا عبدالحئی بہلوی نقشبندیؒ کو اللہ پاک نے تین بیٹوں سے سرفراز فرمایا۔ حضرت نے اپنی زندگی میں خانقاہ کا نظم اپنے فرزند اکبر مولانا عبیداللہ ازہرؒ کے سپرد فرمایا۔ جامعہ بہلویہ مدرسہ کا نظم منجھلے بیٹے قاری حبیب اللہ کے سپرد فرمایا، دیگر معاملات قاری شفیق الرحمٰن کے سپرد فرمائے۔

حضرت مولانا عبیداللہ ازہرؒ جن کے سپرد خانقاہ کا نظم فرمایا، انہوں نے بھائیوں میں اختلاف سے بچنے کے لئے ملتان فہد ٹاؤن میں ایک کنال کا پلاٹ خرید کے مدرسہ و خانقاہ بہلویہ دارالفلاح کے نام سے ادارہ قائم کیا۔

حضرت مولانا عبیداللہ ازہرؒ نے بھی خانقاہ کا نظم اپنے فرزند اکبر مولانا ابوبکر بہلوی سلمہ کے سپرد فرمایا، باقی صاحبزادوں کے کام سپرد کئے۔

دارالفلاح بہلویہ میں ہر سال صوفیاء کرام کا اجتماع ہوتا ہے۔ امسال ۸، ۹/اکتوبر ۲۰۲۲ء کو منعقد ہونا قرار پایا، تو صاحبزادہ مولانا محمد ابوبکر بہلوی سلمہ نے راقم کو شرکت کی دعوت دی۔ ۷/اکتوبر کو ڈیرہ غازی خان سے واپسی پر حاضری لگواتے ہوئے ۷/اکتوبر عشاء کی نماز جامعہ مسجد دارالفلاح بہلویہ میں ادا کی اور چندمنٹ بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

جامعہ خالد ابن ولید ٹھینگی میں حاضری: شیخ الحدیث حضرت مولانا ظفر احمد قاسمؒ جن کے متعلق راقم تفصیلی مضمون سپرد قلم کرچکا ہے، راقم راولپنڈی کے دس روزہ تبلیغی دورہ پر تھا کہ حضرت موصوف کی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ جنازہ میں شرکت تو نہ ہوسکی، البتہ ۹/اکتوبر کو جامعہ میں حاضری ہوئی۔ حضرت موصوف کے فرزندان گرامی مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا خلیل الرحمٰن سے تعزیت کی۔ معلوم ہوا کہ جامعہ کا اہتمام تو حضرت الامیر دامت برکاتہم کے مشورہ سے حضرت کے منجھلے صاحبزادہ مولانا عزیز الرحمٰن کے سپرد کیا گیا ہے۔ مولانا خلیل الرحمٰن نائب مہتمم اور مولانا عبید الرحمٰن کو مسجد کا نظم و نسق امامت و خطابت دیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس بہاولپور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد تیلیاں میں ۹/اکتوبر کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا اکرام اللہ عارفی مدظلہ نے کی، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کے بعد وہاڑی سے آئے ہوئے مہمان نعت خواں جناب احسان اللہ حیدری، جناب سیف اللہ، جناب عبدالقادر شاہی بہاولنگر، قاری محمد احمد ملتان نے نعتیہ کلام

پیش کیا۔ تفصیلی بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ آپ نے عالم ارواح میں ہونے والے عہد و پیماں کا ذکر شروع کر کے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے عنوان پر تفصیلی بیان کیا اور آخر میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ قادیانیوں کی ملک و ملت دشمنی اور ان کے مقابلہ میں علماء کرام اور مشائخ عظام کی قربانیوں کا تذکرہ اور اس پر تجدید عہد کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہ کر صاحبِ صدر کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

جامع مسجد خادم آباد بہاولنگر میں جلسہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۰؍اکتوبر عشاء کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کی سعادت مولانا قاری محمد رضوان بابر نے حاصل کی۔ بہاولنگر کے معروف نعت خواں جناب سیف اللہ خالد اور ملتان سے آئے ہوئے مہمان قاری محمد احمد نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مہمان خصوصی مولانا محمد قاسم رحمانی تھے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیلی بیان کیا۔ جامع مسجد محلّہ خادم آباد کا سنگ بنیاد امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور نوراللہ مرقدہ نے ۱۹۷۰ء میں رکھا تھا۔ مولانا مفتی عبدالباقی کمیٹی کے صدر بنائے گئے، جبکہ مولانا محمد ایوب خان چترالی خطیب مقرر ہوئے۔ موصوف ۲۰۱۷ء تک خطیب و امام رہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا قاری محمد نصراللہ خان خطیب و امام چلے آرہے ہیں۔

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن چک نمبر 4-L-12 میں جلسہ سیرت النبی: ۱۱؍اکتوبر کو مغرب کی نماز کے بعد جلسہ سیرت و ختم نبوت منعقد ہوا، جس کی صدارت بانیٔ ادارہ مولانا قاری ریاض احمد رحمانی مدظلہ نے کی۔ جلسہ سے علاقہ کے معروف عالم دین مولانا اشرف قاسمی منچن آباد، مولانا محمد قاسم رحمانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مقررین نے سیرت النبی اور عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی بیانات کئے، جبکہ چشتیاں سے معروف ثناء خواں مولانا غلام مرتضیٰ انجمن اور ملتان کے قاری محمد احمد نے نعتیہ کلام پیش کئے۔ جلسہ مغرب کی نماز کے بعد سے لے کر رات نو ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ جلسہ کے اختتام پر نماز عشاء ادا کی گئی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد طلحہ محمود نے سرانجام دیئے۔ حفظ کی تکمیل کرنے والے چار بچوں کی دستار بندی کی گئی اور ایک حافظہ کی چادر پوشی ہوئی۔ ناظرہ مکمل کرنے والوں کو قرآن پاک دیئے گئے۔ مدرسہ کی بنیاد جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے فاضل مولانا قاری ریاض احمد رحمانی نے ۱۹۷۵ء میں رکھی تھی۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں فاضل دیوبند مولانا مفتی الٰہی بخش، مولانا عبدالعزیز چشتیاں، مولانا غلام فرید (والد محترم مفتی عبدالخالق ہارون آباد) نے شرکت کی، اب تک ادارہ سے ۹۵ حفاظ کرام نے سند فضیلت حاصل کی۔ مدرسہ میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد شریف وٹو، مولانا قاری عبدالحئی عابدؒ لاہور، مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء کمالیہ تشریف لاتے رہے، چک مدرسہ فیض الاسلام کے منتظم مولانا قاری محمد طیب بانیٔ ادارہ کے فرزند ارجمند ہیں۔

جامعہ عبیدیہ میں حاضری: مذکورہ بالا پروگرام سے فارغ ہوکر اگلے دن بارہ اکتوبر کو چناب نگر میٹنگ میں شرکت کے لئے مولانا محمد سلمان مبلغ ساہیوال کی معیت میں سفر شروع کیا۔ سیّدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین دامت برکاتہم جو کافی عرصہ سے گردوں کے مریض چلے آرہے تھے، عمرہ مبارک کے سفر پر تشریف لے گئے تھے، آپ کی واپسی پر آپ کی خدمت میں حاضری اور ہفتہ وار مجلس ذکر میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت الشیخ دامت برکاتہم نے اپنی صحت کے زمانہ کی طرح بیان فرمایا اور رات بارہ ساڑھے بارہ بجے تک مریدین میں گھل مل کر تشریف فرما رہے اور مریدین کی روحانی تربیت فرماتے رہے۔

جلہ جیم میں ختم نبوت کانفرنس: جلہ جیم میلسی ضلع وہاڑی کا معروف قصبہ ہے۔ جہاں ایک نوجوان عالم دین مولانا محمد سلیم جلوی مدظلہ متحرک وفعال شخصیت کے مالک ہیں۔ تصنیف و تالیف کا اچھا ذوق رکھتے ہیں، ایک ماہنامہ بھی نکالتے ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ سے دوسری سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مرکزی عیدگاہ جلہ جیم میں ۱۵؍اکتوبر کو مغرب کی نماز کے بعد شروع ہوکر رات گئے تک جاری رہی۔

کانفرنس شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد یاسین مہتمم جامعہ ابوہریرہ میلسی کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کی ملک و ملت کے خلاف سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور سامعین سے قادیانیوں کی اقتصادی، معاشی، مجلسی بائیکاٹ کی

اپیل کی، سامعین نے قادیانیوں کے کفریہ غلیظ عقائد کی وجہ سے ان سے بائیکاٹ کا وعدہ کیا۔ آخری خطاب مشہور خطیب مولانا محمد یحییٰ عباسی مدظلہ کا ہوا۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ مولانا محمد یحییٰ عباسی کے والد گرامی مولانا قائم الدین عباسیؒ مجلس کے دارالمبلغین سے تربیت حاصل کرنے والوں کی پہلی کھیپ میں سے تھے۔

جامعہ ابوہریرہ میں حاضری: جامعہ میلسی میں مولانا محمد یاسین مدظلہ کی معیت میں حاضری ہوئی۔ رات آرام و قیام جامعہ میں رہا۔ ۱۶/اکتوبر کو راقم نے میلسی سے دنیا پور کا سفر کیا، جہاں صبح دس بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے اجلاس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ جماعتی رفقاء کو آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر منعقدہ ۲۷، ۲۸/اکتوبر ۲۰۲۲ء میں قافلہ کی صورت میں شرکت کی دعوت دی۔ رفقاء نے قافلہ کی صورت میں شرکت کا وعدہ کیا۔ مخدوم عالی کے لئے مولانا عبدالصمد نے اشتہارات مقامی احباب کو دیئے۔ کوٹلی نجابت کے لئے حاجی عبدالواحد سمرا، حاجی عبدالقیوم سمرا اور دیگر احباب سے ملاقات کی۔ ظریف شہید مولانا محمد یحییٰ کے مدرسہ میں حاضری دی۔ اشتہارات، پینافلکس، اسٹیکرز دیئے۔ بنی دار میں مولانا حبیب الرحمٰن خطیب جامع مسجد صدیقیہ، حافظ عبدالکریم سے ملاقات کی اور اشتہارات اور اسٹیکرز دیئے۔

شعیب عزیز اور عمیر عزیز کے نکاح میں شرکت: مذکورہ عزیزان راقم کے ہمشیرزاد ہیں۔ ۱۶/اکتوبر کو عصر کی نماز کے بعد مسجد بلال بستی مٹھو شجاع آباد میں منعقدہ نکاح میں شرکت کی۔ عزیزان گرامی کا نکاح راقم کے برادرزادہ حافظ سیف اللہ خالد مکتبہ حسینیہ شجاع آباد کی دو بیٹیوں سے ہوا۔ نکاح کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد مدظلہ مدیر جامعہ فاروقیہ شجاع آباد نے نکاح کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی اور نکاح کے فریقین کے لئے باعثِ خیر و برکت ہونے کی دعا کی۔ ۱۷/اکتوبر کو عزیزان کے ولیمہ میں شرکت کی اور شورکوٹ کے لئے سفر کیا۔

جامعہ حسینین ابن علی ککی نوء میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس: ککی نوء شورکوٹ سے ملتان روڈ پر تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ جہاں کچھ قادیانیوں کے گھرانے آباد ہیں، وہاں چالیس سال سے اہل حق کا ایک ادارہ قائم ہے۔ ۱۷/اکتوبر کو عشاء کی نماز کے بعد عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا حسنین معاویہ مہتمم ادارہ نے کی۔ کانفرنس میں مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا سیّد فخر عالم جڑانوالہ، مولانا محمد سلمان مبلغ جھنگ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیان ہوئے۔ جامعہ عثمانیہ شورکوٹ شہر کے شعبۂ تجوید و قرأت کے استاذ مولانا قاری محمد اجمل نے مصری لہجہ میں مسحور کن تلاوت سے سامعین کے ایمانوں کو جلا بخشی۔ نعتیہ کلام جناب عبدالمنان نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا اعجاز مدنی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے شرکاء ۲۷، ۲۸/اکتوبر کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ سامعین نے قافلوں کی صورت میں شرکت کا وعدہ کیا۔

جامعہ عثمانیہ شورکوٹ میں حاضری: جامعہ کے بانی مولانا بشیر احمد خاکیؒ فاضل جامعہ دارالعلوم کبیر والا تھے۔ آپ نے جامعہ کی بنیاد ۱۹۶۹ء میں رکھی۔ جامعہ ۱۴ کنال رقبہ پر مشتمل ہے۔ دورۂ حدیث شریف سمیت بنین و بنات میں تمام اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ بانی جامعہ دسمبر ۲۰۰۴ء میں رحلت فرماگئے، تو آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند اکبر مولانا محمد زاہد انور مدظلہ مہتمم بنائے گئے۔ موصوف جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں۔ موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر بھی ہیں۔ آپ نے ’’تلخیص البیان فی فہم القرآن‘‘ کے نام سے قرآن پاک کے تفسیری نکات جدید تقاضوں اور ضروریات کے مطابق تحریر فرمائے ہیں۔ کم ’’ترک الاولون للآخرین‘‘ آپ نے قرآن پاک کے ترجمہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ المعروف ’’قرآن عزیز‘‘ کو جزو خاص بنایا۔ جدید دور کے تقاضوں کے مطابق فکر انگیز مقدمہ تحریر فرمایا۔ آیات نمبر کے مطابق علمی مضامین امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے اسلوب کے مطابق تحریر فرمائے۔ امام الہندؒ کے فہم دین کے حوالہ سے خصوصی نقطۂ نظر کے وضاحت کی۔ موصوف نے قدیم علمی اصطلاحات کے بجائے جدید علمی اصطلاحات اختیار کیں۔ باطل نظاموں کی بھرپور تردید میں ۴۵۰ مضامین قرآن کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ ۱۱۲ تشریحی عنوانات قائم فرمائے، جس میں عصر حاضر کے افکار باطلہ اور ذہنی خلجان اور

شکوک وشبہات دور کرنے کی بھرپور کوشش کے ساتھ امت مسلمہ کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔اللہ کرے زور بیان اور زیادہ۔ نیا اڈیشن دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔نفیس قرآن کمپنی ۵ لوئر مال مکہ سینٹر اردو بازار سے انتہائی دلکش طباعت اور عمدہ کاغذ مناسب ہدیۂ کے ساتھ دستیاب ہے۔

شورکوٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر جامعہ عثمانیہ میں ۱۸؍اکتوبر کو علماء کرام کا ایک اجلاس مقامی امیر مولانا محمد زاہد انور کی صدارت میں منعقد ہوا۔مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔اجلاس میں حافظ محمد علی، مفتی سعد حسن، مولانا محمد ابوبکر، مولانا افتخار الحسن، مولانا محمد عمر خالد، مولانا ثمامہ سراج، مولانا عثمان علی، مولانا عبدالرحیم، قاری عمر فاروق، قاری اعجاز احمد، مولانا ساجد عثمانی، مولانا عبدالواحد، مولانا فیاض جاوید، ذوالفقار علی، سیف اللہ خالد، مولانا عزیز گل اور غلام عباس شریک ہوئے۔

اجلاس میں آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کے لئے مختلف تجاویز پر غور وفکر کیا گیا۔ طے کیا گیا کہ قافلہ جمعرات صبح ۱۰ بجے شورکوٹ سے روانہ ہوگا تاکہ ظہر کی نماز کے بعد کے اجلاس میں شرکت کی جاسکے۔ نیز ایک تجویز یہ بھی آئی کہ شورکوٹ میں ہرسال کانفرنس کا انعقاد یقینی بنایا جائے۔

چک نمبر۳ میں گگھ میں مجلس ذکر: ہمارے پیر و مرشد حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے خادم و خلیفہ مجاز پروفیسر فیاض احمد کی دعوت اور ان کی معیت و رفاقت میں چک نمبر۳ گگھ میں مجلس ذکر مغرب کی نماز سے عشاء تک منعقد ہوئی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا محمد سلمان سلمہ کے خطاب کے بعد راقم نے تقریباً آدھ گھنٹہ خطاب کیا اور آخر میں سلسلۂ قادریہ راشدیہ کے مطابق ذکر کرایا اور یہ سلسلہ عشاء کی نماز تک جاری رہ کر راقم کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

احمد پور سیال میں تحفظ ختم نبوت سیمینار: ۱۹؍اکتوبر صبح دس بجے جامع مسجد احمد پور سیال میں تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا سیّد عبدالرحمٰن شاہ مدظلہ نے کی۔ تلاوت قرآن کی سعادت مولانا سیّد عباس علی شاہ نے حاصل کی، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا سیّد حبیب احمد شاہ نے سرانجام دیئے۔

سیمینار سے مقامی علماء کرام کے علاوہ ضلعی مبلغ مولانا محمد سلمان اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔سیمینار میں عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قادیان، چنیوٹ اور چناب نگر کی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کے تسلسل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر روشنی ڈالی اور مجلس کے زعماء سے درخواست کی کہ کانفرنس میں قافلہ کی صورت میں شرکت کی جائے۔احباب نے یقین دھانی کرائی کہ حسب سابق ان شاء اللہ العزیز! قافلہ کی صورت میں شرکت کی جائے گی۔سیمینار میں ایک سو سے زائد کارکنوں نے شرکت کی۔صدر مجلس کے حکم پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اختتامی دعا کرائی۔

اجلاس کارکنان: جامع مسجد ختم نبوت گڑھ مہاراجہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس منعقد ہوا۔مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ مولانا محمد سلمان اور مولانا محمد حنیف سیال مبلغ بدین نے بھی خصوصی شرکت کی۔

خانقاہ عبیدیہ میں سالانہ اجتماع: اجتماع ۱۹تا۲۱؍اکتوبر کو جامعہ عبیدیہ فیصل آباد میں منعقد ہوا۔۱۹؍اکتوبر بعد نماز مغرب قاری عبدالرحمٰن کی تلاوت قرآن پاک سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ نعت مولوی محمد شہباز نے پیش کی۔ مولانا صادق الامین مدظلہ نے بیان فرمایا۔بعد نماز عشاء مولانا عبدالغفار کوئٹہ نے بیان فرمایا۔موصوف ہمارے حضرت بہلوی ثانی حضرت مولانا عبدالحئی بہلویؒ کے بھی خلیفہ اور خادم رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم نے ذکر کرایا۔۲۰؍اکتوبر بوقت تہجد بیان مولانا محمد نصراللہ خلیفہ حضرت اقدس نے فرمایا۔بیان کے بعد مجلس ذکر صوفی شیر خان خلیفہ حضرت اقدس نے کرائی۔ بعد نماز فجر درس مولانا جمیل احمد نے دیا۔مجلس ذکر مولانا محمد ابوبکر نے کرائی۔ ساڑھے نو بجے مولانا سیّد علی حسنین شاہ خلیفہ حضرت اقدس کا بیان ہوا۔ بعدازاں آیت کریمہ اور درود پاک کا ورد کیا گیا۔ مجلس ذکر مولانا غلام یاسین نے کرائی۔ بعد نماز ظہر درس حدیث مولانا مفتی محمد قاسم ناظم اعلیٰ جامعہ عبیدیہ نے دیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تصوف وتزکیہ کا مقصد ابتدا تصحیح نیت اور انتہا ”ان تعبداللّٰہ کانک تراہ“ پر بیان کیا اور چناب نگر کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔مجلس ذکر مولانا عبدالقادر نے کرائی۔ بعد نماز عصر ملفوظات مولانا سیف الرحمٰن نے پڑھ کر سنائے۔ختم خواجگان مولانا مفتی محمد قاسم مدظلہ صدر المدرسین جامعہ نے کرایا۔ بعد نماز مغرب مجلس ذکر مخدوم زادہ مولانا سیّد محمد زکریا مدظلہ فرزند ارجمند حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم نے کرائی۔ بعد نماز عشاء تلاوت قاری عبدالرحمٰن

مکی مدرس جامعہ عبیدیہ نے کی۔ نعت مولوی محمد شہباز نے پڑھی۔ بیان مولانا عبدالرحمٰن بہلوی ابن مولانا عزیز احمد بہلویؒ ابن حضرت الشیخ مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ نے فرمایا۔ پیر حبیب اللہ نقشبندی خلیفہ مجاز پیر مولانا ذوالفقار نقشبندی۔ مولانا مفتی محمد عبداللہ صدر مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان نے بیانات فرمائے۔ نعت محمد اسامہ حسافی نے پڑھی، مجلس ذکر حضرت جی دامت برکاتہم نے ضعف وعوارض کے باوجود خود کرائی۔ ۲۱/اکتوبر بروز جمعہ بوقت تہجد بیان: مولانا مفتی محمد احمد انور نبیرۂ حضرت بہلویؒ، مجلس ذکر: مولانا اصغر علی خلیفہ حضرت اقدس، بعد فجر درس مولانا ندیم احمد قاسمی استاذ الحدیث جامعہ ہذا فاضل دارالعلوم دیوبند، مجلس ذکر: قاری آفتاب احمد۔ ساڑھے نو بجے بیان: مولانا محمد ارشد، بعدہ آیت کریمہ کا ورد اور درود شریف کی مجلس منعقد ہوئی۔ ذکر مولانا عبدالرشید نے کرایا۔ بیان قبل از نماز جمعہ مولانا عطاء اللہ خلیفہ والا نے فرمایا۔ بعد نماز جمعہ: تلاوت مولانا عبدالرحمٰن مکی نے کی اور نعتیں جناب طاہر بلال چشتی، جناب ظفر شہزاد، جناب فہد شہزاد، حافظ محمد ابوبکر نے پڑھیں۔ مخدوم زادہ مولانا سیّد محمد زکریا نے بیان فرمایا۔ آخر میں مجلس ذکر، نصائح اور دعا حضرت مولانا سیّد محمد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم نے فرمائیں اور اجتماع قبل از عصر اختتام پذیر ہوا۔

”میاں احمد میرا گھی پہنچائیں، آپ کے لئے جوتے تیار ہیں“: مولانا عبدالشکور ڈوگراں، میاں علی ڈوگراں کے مولانا محمد احمدؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ مولانا محمد احمد علاقہ شیخوپورہ کے جاندار خطیب تھے۔ ایک عرصہ تک کوٹ عبدالمالک میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اپنا ایک واقعہ مزے لے لے کر بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خدمت میں ملتان حاضر ہوا۔ خیر خیریت حال احوال معلوم کرنے کے بعد میں نے کہا کہ شاہ جیؒ آپ کے ہاں کھسے (تلے والے جوتے) اچھے بنتے ہیں۔ کسی اپنے ملنے والے موچی سے مجھے جوتے بنوا دیں۔ شاہ جیؒ نے ایک موچی بلوایا، ناپ لی، سعی دی۔ نیز مولانا احمد فرمانے لگے کہ میں نے کہا: شاہ جی! میری والدہ محترمہ نے آپ کے لئے دیسی گھی تیار کیا ہوا تھا، آتے ہوئے یاد نہیں آیا، شاہ جیؒ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، پھر آ جائے گا۔ جب کھسا تیار ہو گیا تو شاہ جیؒ نے خط لکھا: ”عزیزی محمد احمد، سلام مسنون! میرا گھی پہنچا دیں، آپ کے لئے جوتے تیار ہیں۔ والسلام“

مولانا محمد احمد یہ واقعہ رو رو کر بیان فرماتے، رات اس واقعہ کی یاد تازہ ہوگئی۔

سود کے خلاف عدالتی فیصلوں کو چیلنج کرنے کی اپیلیں واپس لینے کے حکومتی اعلان کا خیر مقدم

پوری قوم نے اس اعلان کو مستحسن اور ملک کے لئے نیک شگون قرار دیا ہے

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار کی جانب سے اسٹیٹ بینک اور نیشنل بینک کی جانب سے وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلے کے خلاف اپیلیں واپس لینے کا اعلان کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ پوری قوم نے اس اعلان کو مستحسن اور ملک کے لئے نیک شگون قرار دیا ہے، اس سے پاکستان کی معیشت مضبوط ہوگی۔ ہم وفاقی حکومت، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، وزیر خزانہ اسحاق ڈار کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اسلامی معاشی نظام کے لئے عملی طور پر اقدامات اٹھائے جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا خالد محمود اور مولانا عبدالعزیز نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ وزیر خزانہ کا اسٹیٹ بینک اور نیشنل بینک کی جانب سے سود کے خلاف عدالتی فیصلے کو چیلنج کرنے کی اپیلوں کو سپریم کورٹ سے واپس لینے کا اعلان خوش آئند اور قابل ستائش ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ سود سے پاک معیشت پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کی ضمانت اور یہ فیصلہ قوم کی امنگوں کے مطابق ہے اور یہ اسلامیان پاکستان کی ایک دیرینہ خواہش تھی جو اللہ تعالیٰ نے آج پوری فرمائی، اس ہم اپنے رب کریم کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

مولانا محمد خبیب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۸/اکتوبر ۲۰۲۲ء کو وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم چھتانیاں علاقہ میلسی کے رہنے والے تھے۔ابتدائی کتابیں مدرسہ تعلیم القرآن اور وسطی کلاسیں جامعہ خیرالمدارس ملتان میں پڑھیں۔ آخری تین سال دارالعلوم مدنیہ بہاولپور میں زیر تعلیم رہے۔۲۰۰۸ء میں جامعہ دارالعلوم مدنیہ سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ ۲۰۰۹ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دارالمبلغین سے ’’تردید قادیانیت کورس‘‘ کے میرٹ پر آنے کی وجہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ بنا دیئے گئے، موصوف نے تیرہ سال تک ٹوبہ اور سمندری کے اہم قصبات، چکوک اور شہروں میں بھرپور جدوجہد کی۔ٹوبہ اور مضافاتِ ٹوبہ میں مجلس کو متحرک اور فعال جماعت بنادیا۔موصوف ذی استعداد عالم دین تھے۔ دس، دس دن کورس کراتے، اکیلے تردید قادیانیت سے متعلق کئی کئی دن مختلف موضوعات پر خود پڑھاتے۔ انہوں نے ٹوبہ کے طول و عرض میں ختم نبوت کی صدائیں بلند کیں۔ ہرسال مختلف مقامات پر ختم نبوت کانفرنسیں اور کورس منعقد کراتے۔ آل پاکستان چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں اپنی مفوضہ ڈیوٹی کے علاوہ اسٹیج پر ڈیوٹی دیتے، اس سال اپنی بیماری کی وجہ سے شرکت سے محروم رہے۔ ایسے ہی سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کورس جو ہرسال شعبان المعظم میں دینی مدارس کی سالانہ چھٹیوں کے موقع پر منعقد ہوتا ہے، اس میں خورد ونوش کی نگرانی پر ڈیوٹی دیتے اور خوب دیتے۔ بڑے اجتماعات کے علاوہ چھوٹے چھوٹے اجتماعات بھی منعقد کرتے۔ راقم بھی کئی ایک پروگراموں میں ہرسال ان کی فرمائش پر شرکت کرتا۔گزشتہ دو تین ماہ سے صاحبِ فراش تھے، اچانک تکلیف ہوئی، تکلیف اور بیماری کے دوران بھی طے شدہ پروگراموں کو نہیں چھوڑا، ساتھیوں کے اصرار و تقاضے کے بعد چیک اپ کرایا، لاہور اور ملتان کے ہسپتالوں میں زیر علاج رہے، لیکن: ’’مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی‘‘ کے مصداق تا آنکہ وقتِ موعود آن پہنچا اور یہ مردِ مجاہد اپنے اللہ کے پاس پہنچ گیا۔ جب لاہور ہسپتال میں زیر علاج تھے تو راقم ۲۱/ستمبر ۲۰۲۲ء کو راولپنڈی کانفرنس منعقدہ ۲۴/ستمبر کے پروگراموں کو مختصر کرکے لاہور پہنچا، معلوم ہوا کہ ڈاکٹرز نے انہیں ملتان کے نشتر ہسپتال میں داخل ہوکر علاج کرانے کا کہا ہے اور ان کے ورثا انہیں لاہور سے ملتان لے کر گئے ہیں تو اس طرح ان کی عیادت اور زیارت سے محرومی رہی۔ راقم دفتر مرکزیہ سے بالا بالا اپنے مفوضہ پروگراموں کے لئے پا بہ رکاب ہوا اور یوں ان کی زیارت وملاقات نہ ہوسکی۔

۳/اکتوبر کو چناب نگر کانفرنس کے انتظامات سے متعلق اجلاس تھا۔ اجلاس کے

بقیہ:......’’ختم نبوت‘‘ امت کی آخری پناہ گاہ!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی مدد فرماتا ہے اور اس کو رسوا کردے جو دین کی رسوائی میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔‘‘

میری بھی دعا ہے آپ کے لیے بھی، اپنے لیے بھی اور سارے گھر والوں کے لیے کہ اس معرکے میں جو ہمیں وحیِ الٰہی سے کاٹنے کے لیے کیا جارہا ہے، جو ہمارا رشتہ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کاٹنے کے لیے کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے صدقے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دنیا میں بھی وابستہ فرمائے اور اسی محبت کے صدقے میں جنت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت نصیب فرمائے، آمین! وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ ربّ العالمین!

دوران بھی ان کی صحت کی تشویشناک خبریں آنے لگیں۔۱۴/اکتوبر سے کانفرنس کی تشہیر اور تیاری میں مصروف ہوگئے۔ یہی خیال تھا کہ کانفرنس سے فارغ ہوکران کی عیادت کے لئے حاضری دیں گے۔

ہر سال کانفرنس سے فراغت کے بعد کانفرنس کی منتظمہ کی اگلے دن میٹنگ ہوتی ہے۔ کانفرنس جمعہ عصر کو ختم ہوئی۔ عشاء کے وقت ان کی وفات کی اطلاع آئی، یوں ان کی عیادت وآخری ملاقات سے محروم رہا۔

چنانچہ اطلاع آتے ہی منتظمہ کا اجلاس کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں بلالیا گیا۔ اجلاس میں ان کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور مغفرت کی دعا کی گئی اور طے ہوا کہ صبح چار بجے سفر کرکے نو بجے جنازہ میں شریک ہوسکتے ہیں، چنانچہ صبح چار بجے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی قیادت میں مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد اقبال اور مولانا عبدالحکیم نعمانی پر مشتمل قافلہ چناب نگر سے روانہ ہوکر جنازہ میں شریک ہوا، جبکہ مولانا محمد انس، مولانا محمد بلال ملتان سے اور پندرہ بیس علماء کرام اور جماعتی رفقاء ٹوبہ ٹیک سنگھ سے شرکت کے لئے ان کے آبائی علاقہ چھتانیاں میں پہنچے۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے کئی ایک علماء کرام انہیں خراج تحسین پیش کرچکے تھے اور کئی ایک جید علماء کرام انہیں عقیدت و خدمات کا خراج پیش کررہے تھے۔ چنانچہ راقم کے استاذ محترم جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے صدر مدرس مولانا منیر احمد منور مدظلہ اور ایسے ہی باب العلوم کے منتظم مولانا حبیب الرحمٰن، مجلس ٹوبہ کے امیر مولانا سعد اللہ لدھیانوی، جامعہ ربانیہ پھلور ٹوبہ کے اساتذہ کرام اپنی عقیدت کے پھول برساتے رہے۔

راقم کو دعوت دی گئی، راقم ان کی جواں سالہ وفات پر پہلے ہی دلبرداشتہ تھا، راقم نے خطبۂ مسنونہ کے بعد ایک حدیث پاک ’’اذا مات العبد انقطع عنه عمله الا من ثلاث من صدقةٍ جارية او ولدٍ صالح يدعوله او علم ينتفع به، او كما قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم۔‘‘ حدیث بھی بمشکل پڑھ سکا اور آنسوؤں کے دوران وما علينا الا البلاغ کہہ کرایک طرف ہٹ گیا۔ ان کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ ان کے احادیث پاک کے استاذ حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہ مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کی امامت میں ادا کی گئی، جس میں بلامبالغہ ہزاروں علماء کرام، مشائخ عظام، حفاظ وقرأ اور صلحائے امت نے شرکت کی۔ انہوں نے بیوہ کے علاوہ بوڑھے والدین، چار بچیاں اور دو بچے غمزدہ چھوڑے۔ ان کے آبائی قبرستان میں دسیوں علماء کرام اور حفاظ وقرأ نے انہیں رحمت خداوندی کے سپرد کیا۔ اللہ پاک ان کی قبر وحشر کی منزلوں کو آسان فرمائے، ختم نبوت کے ایک داعی کے ساتھ عفو و کرم والا معاملہ فرمائے۔ اللهم اغفر له، وارحمه واعف عنه وعافه، آمین!

☆☆..................☆☆

بقیہ:......کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ

لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کوسنبھالنے کے لئے تقریباً ۱۵۰ خدام ختم نبوت پر مشتمل ۷ ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں۔ پارکنگ اور سیکورٹی کے فرائض مولانا محمد رضوان قاسمی کی نگرانی میں حلقہ منظور کالونی کے کارکنان نے انجام دیئے۔ طلبہ کے کھانے کا نظم مولانا مشتاق احمد شاہ، مولانا سلیم اللہ اور مولانا محمد وسیم کی نگرانی میں اورنگی ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن کے کارکنان نے سنبھالا۔ علماء کرام اور دیگر مہمانانِ خصوصی کے طعام کا نظم حافظ سید عرفان علی شاہ، بھائی آفتاب احمد اور مولانا محمد ریاض صاحب کی نگرانی میں حلقہ نارتھ کراچی کے ساتھیوں نے سنبھالا۔ استقبالیہ کے فرائض ضلع غربی کے مسؤل مولانا محمد شعیب کمال اور مسؤل ضلع جنوبی مولانا محمد کلیم اللہ نعمان کی نگرانی میں حلقہ صدر ٹاؤن اور اورنگی ٹاؤن کے کارکنان نے انجام دیئے۔

اسٹیج اور پروگرام کے دیگر انتظامی امور مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ اور مولانا محمد عادل غنی کی نگرانی میں ضلع ملیر کے کارکنان نے انجام دیئے۔ پروگرام میں ہزاروں علماء کرام اور طلبہ شریک ہوئے۔ تمام اکابر حضرات نے پروگرام کی کامیابی اور احسن انتظامات کو سراہا اور انتظامیہ کو مبارکباد دی۔ اللہ رب العزت تمام خدام ختم نبوت کی ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے، آمین ثم آمین، یاالٰہ العالمین!

سیّد العرب حضرت علی کرم اللہ وجہہ

انتخاب: مولوی محمد قاسم، کراچی

’’عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالیٰ عَنْهَا ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الحَاكِمُ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ.‘‘

(الحدیث رقم 126 : اخرجہ الحاکم فی المستدرک، 3/ 133، الحدیث رقم :4625، و الطبرانی فی المعجم الاوسط، 2/ 127، الحدیث رقم : 1468، والھیثمی فی مجمع الزوائد، 9/ 116.)

ترجمہ: ’’ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علیؓ عرب کے سردار ہیں۔اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

’’عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالیٰ عَنْهَا قَالَتْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اُدْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ ؟ قَالَ : اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ.‘‘ (الحدیث رقم 127: اخرجہ الحاکم فی المستدرک، 3/ 134، الحدیث رقم :4626، و الھیثمی فی مجمع الزوائد، 9/ 131، وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، 1/ 63.)

ترجمہ: ’’ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علیؓ عرب کے سردار ہیں۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔‘‘

’’عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالیٰ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : يَا اَنَسُ ! اِنْطَلِقْ فَادْعُ لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ يَعْنِي عَلِيًّا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : اَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ ؟ قَالَ : اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ ، فَلَمَّا جَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالیٰ عَنْهُ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَاَتَوْهُ فَقَالَ لَهُمْ : يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ! اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ ؟ قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : هَذَا عَلِيٌّ فَاَحِبُّوْهُ بِحُبِّيْ وَكَرِّمُوْهُ لِكَرَامَتِيْ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَمَرَنِيْ بِالَّذِيْ قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ .‘‘ (الحدیث رقم 128: اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر، 3/ 88، الحدیث رقم، 2749، والھیثمی فی مجمع الزوائد، 9/ 132، وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، 1/ 63.)

ترجمہ: ’’امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! میرے پاس عرب کے سردار کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علیؓ عرب کے سردار ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے ذریعے انصار کو بلا بھیجا جب وہ آگئے تو فرمایا: اے گروہِ انصار! میں تمہیں وہ امر نہ بتاؤں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمایے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ علیؓ ہے، تم میری محبت کی بنا پر اس سے محبت کرو اور میری عزت و تکریم کی بنا پر اس کی عزت کرو۔ جو میں نے تم سے کہا' اس کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام نے دیا ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘ ☆☆

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعقیدت جو ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے، اس کے تقاضوں سے اہلِ ایمان کو روشناس کرانے والی اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل ایک دل آویز کتاب۔

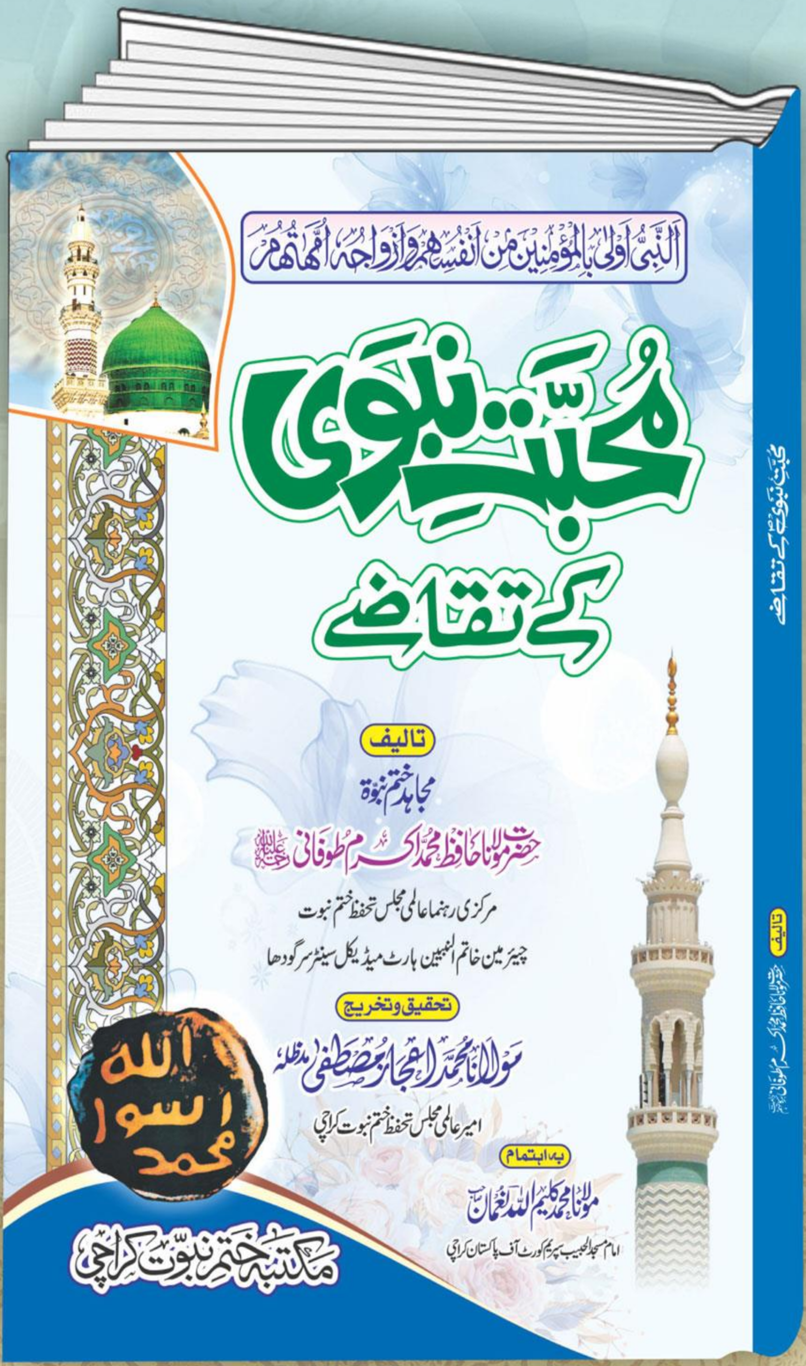

ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت!

پہلی بار مکمل تحقیق وتخریج کے ساتھ

مقبول ترین کتاب

سال میں چوتھی بار اشاعت

رنگین اشاعت

عمدہ طباعت

ملنے کا پتہ

دفتر ختم نبوت، ایم اے جناح روڈ، کراچی ، اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

دفتر ختم نبوت، لکڑ منڈی، سرگودھا 0324-2002013 - 0335-3224030